ماہنامہ

سیدھا راستہ لاہور

(جلد نمبر ۲۲ شمارہ نمبر ۸) محرم الحرام ۱۴۳۳ھ دسمبر ۲۰۱۱ء

مسلسل اشاعت کا بائیسواں سال

مدیر اعلیٰ

منیر احمد یوسفی

(ایم۔اے)

بانی و سرپرست اعلیٰ

نگینہ سوشل ویلفیر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب

انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ بلاک بی III، گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور۔ 0300-4274936

دین حنیف کا ترجمان

ماہنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

زیر انتظام: صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی، صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی

مسلسل اشاعت کا بائیسواں سال

حسن ترتیب

۱	منقبت۔	۲
۲	اداریہ۔	۳
۳	تفسیر یوسفی۔	۴
۴	درس حدیث شریف۔	۱۴
۵	بخاری شریف بحوالہ تیسیر الباری۔	۱۸
۶	شہادت حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ۔	۲۲
۷	یوم عاشورا۔	۳۲
۸	دین حنیف کے داعی شیخ طریقت حضرت قبلہ سرکار نگینہ علیہ الرحمہ۔	۳۸
۹	فتاویٰ از فتاویٰ رضویہ شریف۔	۴۱
۱۰	Education Through Hadith Shahrif	۴۳
۱۱	تبصرہ کتب۔	۴۷

مدیر اعلیٰ
منیر احمد یوسفی ایم۔اے

مینیجنگ ایڈیٹر
رشید احمد جنجوعہ ایم۔اے ایل ایل بی

مدیر معاون
صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی

سرکولیشن کنٹرولرز
شیخ فہد احمد یوسفی، حافظ محمد ظفر یوسفی

بیادگار: عالم یلمعی فاضل لوذعی
پیر طریقت قطب جلی امین علم لدنی حضرت علامہ
حاجی محمد یوسف علی نگینہ سرکار
قدس سرہ العزیز

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان

بطفیل عنایت

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی
مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ منیر احمد یوسفی
مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی
مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

سجادہ نشینان آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

پروف ریڈرز
صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی، حافظ محمد رضوان یوسفی،
رشید احمد جنجوعہ ایم۔اے ایل ایل بی، ملک محمد سلیم نواز یوسفی

قیمت فی شمارہ 30 روپے

	روپے
الجزائر، ایران ترکی، عراق	2000
عرب امارات و سعودی عرب	2000
انگلینڈ	2000
کینیڈا، امریکہ	2500
پاکستان	300

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com

ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا: ایڈیٹر ماہنامہ "سیدھا راستہ" جامع مسجد نگینہ A-977 بلاک بی III چائنہ سکیم لاہور۔ فون آفس: 28-042-36880027

ڈرافٹ اور چیک کے لئے: منیر احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر 06180017185303 حبیب بنک شادباغ لاہور

کمپوزنگ: ابوبکر کمپوزنگ سنٹر متصل جامع مسجد نگینہ اے کے۔ڈی کمپیوٹر سنٹر 28۔کیر سٹریٹ اردو بازار لاہور فون آفس: 28-042-36880027

پبلشر منیر احمد یوسفی نے حامد جمیل پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر فردوس جامع مسجد غلام حسین پارک شادباغ لاہور سے شائع کیا فون آفس: 0300-4274936

منقبتِ حسینؓ

ازقلم: مولانا محمد یونس مالیگ

بچپن میں جو کہا تھا نبھایا حسینؓ نے
راہِ خدا میں سر کٹایا حسینؓ نے

آغوشِ مصطفیٰ ﷺ میں پلے ناز سے مگر
کیا بار سختیوں کا اُٹھایا حسینؓ نے

کیا صبر کیا جگر تھا کہ سب کچھ مٹا مگر
اُف تک زبان پہ نہیں لایا حسینؓ نے

اِسلام کے چمن میں خزاں آنے ہی کو تھی
قربانیوں سے سینچا بچایا حسینؓ نے

تھا ظلم و جبر قہر یزیدی عروج پر
صبر و رضا کا جلوہ دکھایا حسینؓ نے

دی راہ حق میں جان حیاتِ ابدی ملی
اس طرح ہم کو جینا سکھایا حسینؓ نے

سر دے دیا مگر کبھی باطل کے سامنے
ہرگز نہ اپنے سر کو جھکایا حسینؓ نے

سرخی لہو کی لالہء صحرا کو دی ہے کچھ
اور کچھ شفق کو سرخ بنایا حسینؓ نے

وحشت فزاء جو پہلے تھا صحرائے کربلا
جنت نشان اُس کو بنایا حسینؓ نے

رنگینیاں تو دیکھو شہیدوں کے خون کی
جنگل کو لالہ زار بنایا حسینؓ نے

یونسؔ ہیں اہل بیت کے ہم دِل سے مدح خواں
مژدہ نجات کا سنایا حسینؓ نے

تمام قارئین کرام کو ادارہ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور کی طرف سے نیا اِسلامی سال مبارک ہو۔

بحضور حضرت قبلہ باباجی نگینہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

ازقلم: الحاج محمد ابراہیم صائم چشتی

عالم لوذعی فاضلِ یلمعی!
شیخ تفسیر قرآں نگینہ مرا

دردِ محبوب عالم کو دیتا رہا
دردِ دنیا کا درماں نگینہ مرا

شوکتِ اصفیاء زینتِ اولیاء
عاشقِ صادق سرورِ انبیاء

ہر زمانے میں تیار تھا ہر گھڑی
حق پہ ہونے کو قرباں نگینہ مرا

یوسفِ مصرِ حق و صداقت ہے وہ
بن گیا زینت باغِ جنت ہے وہ

میرے دل کی محبت ہے یوسف علی
میری آنکھوں کا ارمان نگینہ مرا

عالم بے ریا فاضل دل رُبا
اولیاء کی مجالس کی زینت رہا

شاعرِ مصطفیٰ ﷺ رہبر و رہنما!
ہے محبت کا عنواں نگینہ مرا

گھر کا گھر جس کا سارا دیندار ہے
یوسفی کو ملی جس کی دستار ہے

اپنے ہر ایک طالب پہ ہے آج بھی
لحہ مہربان نگینہ مرا

اِس کے جانے سے فرحت بھی جاتی رہی
دِل کی صائمؔ وہ راحت بھی جاتی رہی

شعر کہنے کی لذت بھی جاتی رہی
کر گیا ایسا حیراں نگینہ مرا

اداریہ

بھارت ناپسندیدہ ملک ہے

گذشتہ کچھ عرصہ سے ذرائع ابلاغ میں بڑے تسلسل سے ایسی خبریں آ رہی تھیں جن سے یہ تاثر مل رہا تھا کہ حکومتِ وقت کے سر پر بھارت کو ''پسندیدہ ترین ملک'' قرار دینے کا خبط سوار ہے۔ اپنے اس خبثِ باطن کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح علیہ الرحمہ سے بھی باتیں منسوب کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ گویا قائداعظم بھی بھارت کو پسندیدہ ملک قرار دینے کے حق میں تھے۔ حالانکہ قائداعظم نے کبھی بھی بھارت کو پسندیدہ ملک یا پسندیدہ قوم قرار دینے کا ذکر نہیں کیا تھا۔ بلکہ اُنہوں نے تو ہندو ذہنیت کو نہایت قریب سے دیکھتے ہوئے کانگرس سے علیحدگی اور مسلم لیگ میں شامل ہونے کو ترجیح دی۔ اُنہوں نے آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹ فیڈریشن کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندو مہاسبھا کے صدر کی سکیم یہ ہے کہ ''انگریزوں کے ہندوستان سے چلے جانے کے بعد ہندوستانی افواج میں ۷۵ فیصد جگہ ہندوؤں کو مل جائے گی اور فوج اِس بات کا خاص خیال رکھے گی کہ برصغیر میں مسلمان نہ اُٹھ سکیں''۔ ہندوؤں کی اِسی ذہنیت کے پیشِ نظر حضرت قائداعظم علیہ الرحمہ نے علیحدہ وطن حاصل کرنے کی جدوجہد کی تھی جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ سرخرو ہوئے۔

سوال ہے کہ بھارت کو کن وجوہ کی بنا پر پاکستان کا دشمن ملک قرار دیا گیا تھا اور کیا وہ وجوہات اَب دُور ہوگئی ہیں کہ ہماری وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان نے بھارت کو ''پسندیدہ ترین ملک'' کا درجہ دینے کا اُصولی فیصلہ کرلیا ہے۔ اِس سوال کے جواب کے لئے قیامِ پاکستان کی تاریخ کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح علیہ الرحمہ کی سرکردگی میں مسلمانانِ ہند جب اپنے لئے الگ وطن حاصل کرنے کی جدوجہد کر رہے تھے تو ہندوؤں نے حتی المقدور اِس کی مخالفت کی اور اِس کے باوجود جب مسلمانوں کی جدوجہد کامیابی سے ہمکنار ہوتی نظر آنے لگی تو اُنہوں نے انگریزوں سے ساز باز کر کے تقسیم ہند کے مجوزہ منصوبے اور نقشے میں ردوبدل کروا کر پاکستان میں شامل بعض علاقوں کو بھارت میں شامل کروالیا اور ساتھ ہی کشمیری عوام کی مرضی کے خلاف کشمیر پر جارحانہ قبضہ کرلیا۔ جس کے نتیجہ میں تقسیم ہند کے وقت ہندوؤں اور سکھوں نے لاکھوں مسلمانوں کو شہید کردیا۔ ہزاروں عورتوں کی عزتیں لوٹیں گئیں اور یہ سلسلہ مقبوضہ کشمیر میں سات لاکھ بھارتی فوج کے ہاتھوں آج بھی جاری ہے۔ قیامِ پاکستان کے وقت بھارت نے پاکستان دشمنی کا جو کردار ادا کیا تھا وہ آج بھی جاری ہے۔ اِس کے کردار و عمل سے پاکستان دشمنی عیاں ہے۔ بھارت نے آج تک پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا بلکہ ہمیشہ پاکستان کو نقصان پہنچانے اور غیر مستحکم کرنے کی تاک میں رہتا ہے۔ ۱۹۷۱ء میں ایک بین الاقوامی سازش کے تحت پاکستان کو دولخت کرنے میں مکتی باہنی کے روپ میں بھارت نے نہایت کلیدی کردار ادا کیا۔ پاکستان کی افغانستان سے ملحقہ سرحد کے اُس پار بھارت کے کم وبیش ڈیڑھ درجن قونصل خانے قائم ہیں جن کا محض مقصد پاکستان بالخصوص بلوچستان اور فاٹا کے علاقوں میں تخریبی کارروائیوں کی پشت پناہی ہے۔ اِسی مقصد کے تحت بلوچستان میں علیحدگی پسندوں کو اسلحہ فراہم کیا جا رہا ہے۔ اور تخریب کار بھارتی قونصل خانوں کی سرپرستی میں ٹارگٹ کلنگ کرتے ہیں جس سے پورے صوبے میں خون خرابے اور بدنظمی کی کیفیت بپا ہے۔ اسی کے پیشِ نظر میں وزیراعظم پاکستان اور وزیر داخلہ نے برملا کہا تھا کہ بلوچستان میں بیرونی مداخلت کے شواہد موجود ہیں۔

پاکستان اور بھارت میں سب سے بڑا اور بنیادی تنازعہ کشمیر پر بھارتی قبضہ ہے۔ مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے لئے اقوامِ متحدہ کی قراردادیں منظور شدہ ہیں جن پر یہود و نصاریٰ کی آشیر باد کی وجہ سے بھارت عمل درآمد نہیں کر رہا۔ اُلٹا کشمیر کو بھارت کا اٹوٹ انگ کہہ کر حالات کو مزید خراب کر رہا ہے۔ بانی پاکستان حضرت قائداعظم علیہ الرحمہ نے واضح طور پر کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا تھا۔ کیونکہ

پاکستان کی زراعت اور معیشت کا زیادہ تر انحصار کشمیر سے نکلنے والے دریاؤں کے پانی پر ہے۔ لیکن بھارت نے اِن تمام دریاؤں پر بین الاقوامی اَخلاقیات اور قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غیر قانونی بند باندھ لئے ہیں اور ہماری زرعی اراضی پانی کی قلت کی وجہ سے بنجر اور غیر آباد ہو رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان کی زراعت اور معیشت بُری طرح متاثر ہو رہی ہے۔

اِس میں کوئی شک نہیں کہ بھارت پاکستان کا ہمسایہ ملک ہے۔ لیکن یہ حقیقت اس سے بھی بڑھ کر ہے کہ بھارت کی کسی ہمسایہ ملک سے دوستی نہیں ہے۔ اس کی وجہ بھارت کے سیاسی "گرو" چانکیہ کا وہ اصولِ سیاست ہے جو اُس نے اپنی کتاب "ارتھ شاشتر" میں درج کیا ہے کہ "غیر ملک میں پروپیگنڈہ، تخریب کاری اور ذہنی اِنتشار پھیلانے کے علاوہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ دشمنوں جیسا سلوک روا رکھا جائے"۔ قیامِ پاکستان کے وقت یہی تعصب اور دشمنی ہندو مسلم فسادات کا باعث بنی۔ ہندوؤں کی یہ ذہنیت آج بھی اُسی طرح موجود ہے کہ بھارت پاکستان کے وجود کو برداشت نہیں کر رہا لہٰذا چانکیہ کے اِس اُصولِ سیاست کے پیشِ نظر بھارت سے دوستی کی اُمید اور توقع رکھنا اپنے آپ کو دھوکا دینے کے مترادف ہے۔

قارئین کرام! اِن حالات کے تناظر میں پاکستان بھارت کو اپنا دشمن ملک سمجھتا رہا ہے۔ اور آج تک بھارتی رویہ اور حالات میں اَیسی کوئی مثبت تبدیلی نہیں آئی کہ بھارت کو دشمن کی بجائے پسندیدہ ملک سمجھا جائے۔ بھارت بین الاقوامی سطح پر پاکستان کو بدنام اور تنہا کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ دُنیا کے کسی خطہ میں تخریب کاری یا دہشتگردی کا واقعہ ہو جائے تو بھارت کسی نہ کسی طرح اس واقعہ کی ذمہ داری پاکستان پر ڈال دیتا ہے۔ ابھی حال ہی میں وزیر اعظم پاکستان نے بھارتی وزیر اعظم کو دورہ پاکستان کی دعوت دی تو اُس نے کہا کہ جب تک پاکستان دہشتگردوں کے خلاف مؤثر کارروائی نہیں کرتا وہ پاکستان کا دورہ نہیں کریں گے۔ بھارتی وزیر اعظم نے اِس بیان سے یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ گویا پاکستان دہشت گردوں کی پشت پناہی کرتا ہے۔ بھارت پاکستان پر کسی قسم کا اِعتبار کرنے کے لئے تیار نہیں۔ غور کریں حال ہی میں پاکستان نے بھارت سے ریلوے انجن خریدنے کی بات طے کی تھی لیکن بھارت نے یہ کہہ کر انجن دینے سے انکار کر دیا کہ پاکستان سے پیسے نہیں ملیں گے۔ اندازہ لگائیں کہ پاکستان جس ملک سے تجارت بڑھانے کے لئے اُس کو پسندیدہ ترین ملک قرار دے رہا ہے۔ اور اُس کو افغانستان سے تجارت کے لئے راہداری کی سہولتیں دی جا رہی ہیں۔ وہ پاکستان پر اِعتبار کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اِس تناظر میں حکومت کی اِس بات میں کوئی وزن نہیں کہ بھارت کو پسندیدہ ترین ملک کا درجہ دینے سے اُس کے ساتھ تجارتی راہیں کھلیں گی اور پاکستان کی تجارت کا حجم بڑھے گا۔ تجارت کے لئے کسی ملک کو "پسندیدہ ملک" قرار دینا قطعاً ضروری نہیں ہے۔ پاکستان کتنے ہی ممالک کے ساتھ تجارت کر رہا ہے لیکن کسی کو بھی پسندیدہ ملک قرار دینے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے بھی یہود و نصاریٰ اور کفار سے تجارت کی تھی لیکن انہوں نے کسی بھی قوم کو پسندیدہ قرار نہیں دیا تھا۔

آخر بھارت کو پسندیدہ ملک قرار دینے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ بادی النظر میں تو برصغیر میں یہ ایک کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ جس میں حسبِ سابق پاکستان کو اِستعمال کرنے کی راہ ہموار کی جا رہی ہے اِس گیم پلان کے پیچھے یہود و نصاریٰ کی منصوبہ بندی کارفرما ہے کہ امریکہ بھارت کو اِس خطہ میں چین کے مقابل کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ اِس سلسلہ میں پاکستان کی طرف سے کسی بھی ممکنہ مزاحمت یا رکاوٹ کے تدارک کے لئے یہ منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ لہٰذا گمانِ اغلب یہی ہے کہ پاکستان کے بھارت کے ساتھ تعلقات میں یکدم "یوٹرن" امریکی دباؤ کے تحت لیا جا رہا ہے۔ حکمران اپنے اقتدار کو مستحکم کرنے کے لئے امریکہ کی خوشنودی کے لئے ہر وہ کام کرنے کے

(باقی صفحہ نمبر ۲۱ کالم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفسیر یوسفی

ازقلم: پیر طریقت امین علم لدنی حضرت قبلہ
حاجی محمد یوسف علی نگینہ صاحب علیہ الرحمہ

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِى الْاَرْضِ ز يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ج تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ج لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ع (البقرۃ:۲۷۳) "اُن فقیروں کے لئے جو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) کی راہ میں روکے گئے۔ زمین میں چل نہیں سکتے۔ نادان (لوگ) اُنہیں تونگر (امیر) سمجھے بچنے کے سبب" تو اُنہیں اُن کی صورت سے پہچان لے گا۔ لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ) اُسے جانتا ہے"۔

حضرت ابنِ منذر علیہ الرحمہ نے حضرت کلبی علیہ الرحمہ سے اُنہوں نے حضرت ابوصالح علیہ الرحمہ سے اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے طریق سے اس آیتِ مبارک کے تحت روایت کیا ہے کہ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ... سے هُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ [۱] "اصحابِ صفہ رضی اللہ عنہم مراد ہیں"۔

حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا نَاسًا فُقَرَاءَ [۲] "اصحابِ صفہ فقراء لوگوں میں سے تھے"۔

حضرت امام ابنِ سعد علیہ الرحمہ نے حضرت محمد بن کعب القرظی علیہ الرحمہ سے لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کے تحت روایت کیا ہے هُمْ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ وَكَانُوْا لَا مَنَازِلَ لَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَا عَشَائِرَ فَحَثَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ [۳] "وہ اصحابِ صفہ رضی اللہ عنہم ہیں اور مدینہ منورہ میں نہ تو اُن کے مکانات تھے اور نہ خاندان۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے لوگوں کو اُن پر صدقہ کرنے پر اُبھارا"۔ حضرت امام ابن حاتم علیہ الرحمہ نے حضرت حسن علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے دَلَّ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِمْ وَجَعَلَ نَفَقَاتَهُمْ لَهُمْ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّضَعُوْا نَفَقَاتَهُمْ فِيْهِمْ وَرَضِىَ عَنْهُمْ [۴] اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے مومنین کی اصحابِ صفہ رضی اللہ عنہم کی طرف راہنمائی فرمائی اور اُن کے نفقات میں اُن کا حصہ مقرر فرمایا اور امیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ اپنے صدقات اُن کو دیں اور اللہ ربُّ العزّت نے اُن لوگوں پر اپنی رضا کا حکم فرمایا ہے۔

اصحابِ صفہ کون تھے؟

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اَلْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ وَاَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافُ الْاِسْلَامِ لَا يَلْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَاِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ وَاَصَابَ مِنْهَا [۵] "اہل صفہ کے ساتھ مل جاؤ اور اُنہیں

[۱] دُرِ منثور جلد۲ ص۸۸، فتح القدیر جلد۱ ص۳۷۰، ۳۷۱۔ [۲] دُرِ منثور جلد۲ ص۸۸۔ [۳] دُرِ منثور جلد۲ ص۸۹، مظہری جلد۱ ص۳۹۲۔ [۴] دُرِ منثور جلد۲ ص۹۰، فتح القدیر جلد۱ ص۳۷۲۔ [۵] دُرِ منثور جلد۲ ص۸۸۔

بلاؤ اور (فرمایا) اہلِ صفہ اسلام کے مہمان ہیں۔ یہ اہل و مال کی پرواہ نہیں کرتے اور جب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو آپ ﷺ اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کی طرف بھیج دیتے اور آپ ﷺ اُس میں سے کچھ تناول نہ فرماتے اور جب کوئی ہدیہ آتا تو اُن کی طرف بھیجتے اور اُس سے خود بھی تناول فرماتے"۔

(۲) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قِيَامِهِمْ فِي صَلَاتِهِمْ لَمَّا بِهِمْ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ اَهْلُ صُفَّةٍ حَتّٰى يَقُوْلَ الْاَعْرَابُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنَ ۶ "رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو کچھ لوگ نماز میں قیام کے دوران بھوک کی وجہ سے جھک جاتے تھے اور یہ لوگ اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے حتیٰ کہ اعرابی لوگ کہتے یہ لوگ مجنون ہیں"۔

(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: كَانَ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ سَبْعُوْنَ رَجُلًا لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمْ رِدَآءٌ ۷ "اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم ستر افراد تھے اور اُن میں سے کسی کے پاس اُوپر کی چادر نہیں تھی"۔

اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم پر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی شفقت:

حضرت امام ابونعیم علیہ الرحمہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے: بُنِيَتْ صُفَّةٌ لِضُعَفَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَجَعَلَ الْمُسْلِمُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ اِلَيْهَا مَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ خَيْرٍ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِيْهِمْ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الصُّفَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَيَقُوْلُ: كَيْفَ اَصْبَحْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ! بِخَيْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ: اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ اَمْ يَوْمَ يَغْدىٰ عَلٰى اَحَدِكُمْ بِجَفْنَةٍ وَيُرَاحُ عَلَيْهِ بِاُخْرٰى، وَيَغْدُوْ فِيْ حِلَّةٍ وَيَرُوْحُ فِيْ اُخْرٰى؟ فَقَالُوْا: نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ يُعْطِيْنَا اللّٰهُ فَنَشْكُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَلْ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ ۸ "صفہ (کا چبوترہ) مسلمانوں کے ضعیف الحال لوگوں کے لئے بنایا گیا تھا۔ مسلمان اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اُس کی طرف اپنے صدقات بھیجتے۔ رسول اللہ ﷺ اُن کے پاس تشریف لاتے تو فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الصُّفَّةِ۔ وہ عرض کرتے وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صلی اللہ علیک وسلم)۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے کیسے صبح کی؟ عرض کرتے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم خیر سے صبح کی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تم آج بہتر ہو یا اُس دن جب تم میں سے کسی کو صبح کے وقت مٹھی غذا دی جائے گی اور شام کو اُس کی دوسری غذا کھلائی جائے گی۔ صبح کے وقت اُس کے پاس ایک لباس ہوگا اور شام کو دوسرا لباس ہو؟ اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم اُس دن بھی خیر سے ہوں گے۔ اللہ جل جلالہ ہمیں عطا فرمائے گا اور ہم اُس کا شکر ادا کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلکہ آج تم بہتر ہو"۔

مختلف مفسرین کے مختلف اقوال:

(۱) حضرت امام سفیان، حضرت عبد بن حمید، حضرت ابن جریر، حضرت ابن المنذر اور حضرت ابن ابی حاتم رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت مجاہد علیہ الرحمہ سے اس آیت (لِلْفُقَرَآءِ) کے تحت روایت کیا ہے: هُمْ مُهَاجِرُوْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِيْنَةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اُمِرُوْا بِالصَّدَقَةِ عَلَيْهِمْ ۹ "اس آیت مبارک سے مراد قریش کے مہاجرین ہیں جو مدینہ طیبہ میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ ہجرت کر کے آئے تھے پس لوگوں کو اُن پر صدقہ کرنے کا حکم فرمایا گیا"۔

(۲) حضرت امام ابن جریر علیہ الرحمہ نے حضرت الربیع علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں: هُمْ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِيْنَ

۶ دُرِّ منثور جلد ۲ ص ۸۹۔ ۷ دُرِّ منثور جلد ۲ ص ۸۹۔ ۸ دُرِّ منثور جلد ۲ ص ۸۹۔ ۹ دُرِّ منثور جلد ۲ ص ۸۹، قرطبی جلد ۲ جز ۳ ص ۲۲۰، فتح القدیر جلد ۱ ص ۱۷۱، طبری جلد ۳ ص ۹۶۔

بِالْمَدِينَةِ [10] ''اِس آیت مبارک سے مراد مدینہ منورہ کے مہاجر فقراء ہیں''۔

(۳) حضرت اِمام عبدالرزاق' حضرت ابن جریر' حضرت ابن المنذر اور حضرت ابن ابی حاتم رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت قتادہ علیہ الرحمہ سے روایت کیا کہ اِس آیتِ مبارک سے مراد وہ لوگ ہیں: حَصَرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لِلْغَزْوِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تِجَارَةً [11] ''جنہوں نے اپنے آپ کو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے روک رکھا تھا اور وہ تجارت نہیں کر سکتے تھے''۔

(۴) حضرت اِمام عبد بن حمید اور امام ابن المنذر اور حضرت ابن ابی حاتم رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (للفقراء.....) سے مراد: قَوْمٌ أَصَابَتْهُمُ الْجِرَاحَاتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَصَارُوا زَمْنٰى فَجَعَلَ لَهُمْ أَمْوَالَ الْمُسْلِمِينَ حَقًّا [12] ''اِس آیتِ مبارک میں اُن لوگوں کا ذکر ہے جن کو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) کی راہ میں زخم لگے تھے اور وہ محتاج ہو گئے تھے پھر اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) نے اُن کے لئے مسلمانوں کے اَموال میں حق رکھ دیا''۔

(۵) حضرت اِمام ابن جریر علیہ الرحمہ اور حضرت ابن ابی حاتم علیہ الرحمہ نے حضرت اِمام سدی علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے' فرماتے ہیں: حَصَرَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَعْنِي التِّجَارَةَ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ بِأَمْرِهِمْ [13] ''اِس آیتِ مبارک سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو مشرکین نے مدینہ منورہ میں محصور کر دیا تھا وہ تجارت کی طاقت نہیں رکھتے اور جاہل اُن کی حالت دیکھ کر اُنہیں اَغنیاء تصور کرتے تھے''۔

حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنی اسد کے ایک شخص کی روایت سے بیان کیا ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ وَقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا [14] ''اگر تم میں سے کسی کے پاس ایک اوقیہ یا اُس کے مساوی (چاندی) موجود ہو اور وہ سوال کرے تو وہ سائل بالحاف ہے''۔

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلَهُ فَيَأْتِيَ الْجَبَلَ فَيَجِيءَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَسْتَغْنِيَ بِثَمَنِهَا، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ [15] ''اگر تم میں سے کوئی اپنی رسی لے اور پہاڑ پر جا کر ایک گٹھا لکڑیوں کا اپنی پیٹھ پر لادے اور اُس کو بیچ کر اُس کی قیمت پر قناعت کرے تو یہ اُس کے لئے اِس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور وہ دیں یا نہ دیں''۔

اگر دیں تو ایک ذلت ہوئی مانگنے کی اور نہ دیں تو مانگنے پر بھی نہ ملنے کی دوسری ذلت ہوئی۔ اپنی محنت سے کمانے میں کوئی ذلت نہیں اگرچہ مٹی اُٹھا کر یا لکڑیاں اُٹھا کر روٹی پیدا کرے۔ کام اور محنت میں ذلت اور ننگ نہیں۔ کام چاہے کتنا ہی حقیر کیوں نہ ہو۔ بشرطیکہ شرع شریف کی رو سے منع نہ ہو۔

علماء نے کہا ہے' سوال تین قسم کے ہیں۔ (۱) حرام' (۲) مکروہ' (۳) مباح۔

حرام:۔ اُس کے لئے ہے جو صاحبِ نصاب ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہو یا اپنی محتاجی نفس الامر سے زائد ظاہر کرے۔

مکروہ:۔ اُس کے لئے ہے جس کو سوال کی اِحتیاج نہ ہوئی ہو۔

---

[10] دُرِّ منثور جلد ۲ ص ۸۹' طبری جلد ۳ ص ۹۶۔ [11] دُرِّ منثور جلد ۲ ص ۸۹' فتح القدیر جلد ۱ ص ۲۷۱' طبری جلد ۳ ص ۹۷-۹۸۔ [12] دُرِّ منثور جلد ۲ ص ۸۹' فتح القدیر جلد ۱ ص ۲۷۱' روح المعانی جلد ۲ ص ۴۵۔ [13] دُرِّ منثور جلد ۲ ص ۹۰' طبری جلد ۳ ص ۹۷۔ [14] مظہری جلد ۱ ص ۳۹۲' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۶۲۷' نسائی حدیث نمبر ۲۵۹۶' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۴' شرح السنہ جلد ۳ ص ۳۷۰۔ [15] مظہری جلد ۱ ص ۳۹۲' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۳۶' مسند احمد جلد ۱ ص ۱۶۷' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۵۲۲' دُرِّ منثور جلد ۲ ص ۹۷' مصنف عبدالرزاق ۲۰۰۱۳-۲۰۰۱۰' کنز العمال حدیث نمبر ۱۶۷۶۲-۱۶۷۰۱' قرطبی جلد ۱ جز ۱ حدیث نمبر ۲۳۰' جلد ۶ جز ۱۳ حدیث نمبر ۱۵۔

مباح:۔ اُس کے لئے جو دستور کے موافق کوئی چیز اپنے دوست یا عزیز سے طلب کرے لیکن ضرورت کے وقت جب ہلاکت کا ڈر ہو تو سوال کرنا واجب ہے اگر محنت سے کمانا ممکن نہ ہو سکے لیکن بغیر سوال کے جو ملے اُس کا لینا ہر حال میں درست ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اُن لوگوں کو سمجھ عطا فرمائے جو دین کو دنیا کے عوض بیچتے ہیں۔

دوزخ کا انگارہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ سَالَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرَ جَهَنَّمَ فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ اَوْ لِيَكْثُرْ ۱۶ "جو کوئی لوگوں سے اپنا مال بڑھانے کے لئے مانگے تو وہ دوزخ کا انگارہ مانگتا ہے۔ بہت مانگے یا تھوڑا"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ سَالَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَتْ مَسَالَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُدُوْشًا اَوْ خُمُوْشًا اَوْ كُدُوْحًا فِي وَجْهِهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيهِ؟ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ ۱۷ "جو شخص سوال کرے جبکہ اُس کے پاس اِتنا مال ہو جو اِنسان کو غنی کر دیتا ہے تو قیامت کے دن وہ سوال اُس کے چہرے پر جلے ہوئے کا نشان بن کر آئے گا۔ لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کتنا مال آدمی کو غنی کر دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پچاس درھم یا اتنے کا سونا"۔

جنت کا ذمہ:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: وَمَنْ يَتَقَبَّلُ لِي بِوَاحِدَةٍ اَتَقَبَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟ قُلْتُ اَنَا قَالَ لَا تَسْاَلِ النَّاسَ شَيْئًا قَالَ فَكَانَ ثَوْبَانُ يَقَعُ سَوْطُهُ وَهُوَ رَاكِبٌ فَلَا يَقُوْلُ لِاَحَدٍ نَاوِلْنِيهِ حَتّٰى يَنْزِلَ فَيَاْخُذَهُ ۱۸ "اور جو شخص میری ایک بات قبول کرے میں اُس کے لئے جنت کا ذمہ لیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا، میں قبول کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں سے کچھ مت مانگ۔ تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ وہ (گھوڑے پر) سوار ہوتے اور اُن کا کوڑا گر پڑتا تو کسی سے یوں نہ فرماتے کہ میرا کوڑا اُٹھا کر دو بلکہ خود اُتر کر اُٹھاتے"۔ یہ بڑا اعلیٰ درجہ ہے حالانکہ اِس قسم کا سوال مباح ہے جائز ہے، پھر بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مناسب جانتے تھے کہ ایسے کام کے لئے بھی کسی سے نہ کہا جائے۔

سوال سے پرہیز کرنے والے سے اللہ ربّ العالمین محبت فرماتا ہے:

حضرت ابن جریر علیہ الرحمہ اور حضرت ابن المنذر علیہ الرحمہ نے حضرت قتادہ علیہ الرحمہ سے اِس آیتِ مبارک کے تحت روایت کیا ہے، فرماتے ہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ فرماتے ہیں: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْحَلِيْمَ الْحَيِيَّ الْمُتَعَفِّفَ وَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ السَّائِلَ الْمُلْحِفَ ۱۹ "بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم، حلیم (الطبع) حیادار، غنی اور سوال نہ کرنے والے سے محبت فرماتا ہے اور فحش گو، بدزبان اِصرار کے ساتھ سوال کرنے والے کو ناپسند فرماتا ہے، ناراض ہوتا ہے"۔

---

۱۶ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۳۳، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۳۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۱۹۶، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۵۷۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۸۳۸، قرطبی جلد ۲ جز ۳ ص ۲۲۴، کنز العمال حدیث نمبر ۱۶۷۲۸، قرطبی جلد ۲ جز ۳ حدیث نمبر ۲۳۶۔ ۱۷ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۴۰، مسند احمد جلد ۱ ص ۴۴۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۴، مظہری جلد ۱ ص ۳۹۔ ۱۸ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۸۳۷۔ ۱۹ دُرِّ منثور جلد ۲ ص ۹۱، تفسیر طبری جلد ۳ ص ۱۰۰۔

آگ میں اضافہ:

حضرت امام ابن المنذ رعلیہ الرحمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے' فرماتے ہیں: مَنْ تَغْنِیُ اَغْنَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ سَالَ النَّاسَ اِلْحَافًا فَاِنَّمَا یَسْتَکْثِرُ مِنَ النَّارِ ۲۰ "جو شخص استغناء چاہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل اُس کو استغناء عطا فرما دیتا ہے اور جو لوگوں سے گڑگڑا کر اصرار کے ساتھ سوال کرتا ہے وہ آگ میں اضافہ چاہتا ہے"۔

بلاوجہ سوال کرنے والا:

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِنَّ الْمَسَائِلَ کَدُوْحٌ یَکْدُحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَآءَ اَبْقٰی عَلٰی وَجْهِهٖ وَمَنْ شَآءَ تَرَکَ اِلَّا اَنْ یَّسْاَلَ ذَا سُلْطَانٍ اَوْ فِیْ اَمْرٍ لَا یَجِدُ مِنْهُ بُدًّا ۲۱ "(بلاوجہ) سوال کرنا خراش لگانا اور خود کو نوچنا ہے۔ سوال کے ذریعے انسان اپنے چہرے کو نوچتا ہے۔ بس جو چاہے کہ اپنے چہرے پر (گوشت) رکھے جو چاہے ترک کردے مگر یہ کہ سلطان سے سوال کرے (تو اُس کے لئے یہ سزا نہیں ہے) یا مجبور ہو کر سوال کرے"۔

فاقے کا دروازہ کھل جاتا ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ سَاَلَ النَّاسَ فِیْ غَیْرِ فَاقَةٍ نَزَلَتْ بِهٖ اَوْ عَیَالٍ لَا یُطِیْقُهُمْ جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِوَجْهٍ لَیْسَ عَلَیْهِ لَحْمٌ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَتَحَ عَلٰی نَفْسِهٖ بَابُ مَسْاَلَةٍ مِنْ غَیْرِ فَاقَةٍ نَزَلَتْ بِهٖ اَوْ عَیَالٍ لَا یُطِیْقُهُمْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بَابَ فَاقَةٍ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ۲۲ "جس نے بغیر فاقہ کے سوال کیا اُس پر یا اُس کے عیال پر ایسا فاقہ طاری ہوگا جس کی وہ طاقت نہیں رکھیں گے۔ وہ قیامت کے روز ایسے چہرے کے ساتھ آئے گا جس پر گوشت نہ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے بغیر فاقہ کے اپنے اُوپر سوال کا دروازہ کھولا اُس پر یا اُس کی عیال پر ایسا فاقہ نازل ہوگا کہ وہ برداشت نہیں کرسکیں گے اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اُس پر ایسی جگہ سے فاقہ کا دروازہ کھولے گا جس کا اُسے گمان ہی نہ ہوگا"۔

صدقہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے ہاتھ میں پہنچتا ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا مَدَّ عَبْدٌ یَدَهٗ بِصَدَقَةٍ اِلَّا اُلْقِیَتْ فِیْ یَدِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ تَقَعَ فِیْ یَدِ السَّائِلِ وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْاَلَةٍ لَهٗ عَنْهَا غِنًی اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ بَابَ فَقْرٍ ۲۳ "صدقہ مال سے کچھ کمی نہیں کرتا اور کوئی شخص اپنا ہاتھ صدقہ دینے کے لئے دراز نہیں کرتا مگر اُس کا صدقہ اللہ تبارک وتعالیٰ بے حد و بے نیاز غنی حقیقی کے ہاتھ پہنچتا ہے' اس سے پہلے کہ وہ سائل کے ہاتھ میں پہنچے اور کوئی شخص اپنے اُوپر سوال کا دروازہ امیر ہونے کے لئے نہیں کھولتا مگر اللہ (تبارک وتعالیٰ بے حد و بے نیاز غنی حقیقی) اُس کے لئے فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے"۔

بلاعذر سوال کرنے والے پر فقر کا دروازہ کھلتا ہے:

حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَیْهِنَّ

---

۲۰ دُرِ منثور جلد ۲ ص ۹۱' مسند احمد جلد ۳ ص ۴۔ ۲۱ دُرِ منثور جلد ۲ ص ۹۱۔ ۲۲ دُرِ منثور جلد ۲ ص ۹۱' الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۵۷۳۔ ۲۳ دُرِ منثور جلد ۲ ص ۹۲' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۵' مسند احمد جلد ۲ ص ۲۳۵' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱۰ ص ۲۳۵' مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۱۱۰۔

اُحَدِّثُکُم حَدِیثًا فَاحفَظُوہُ: مَا نَقَصَ مَالُ عَبدٍ مِّن صَدَقَۃٍ وَلَا ظُلِمَ عَبدٌ مَظلَمَۃً صَبَرَ عَلَیھَا اِلَّا زَادَہُ اللّٰہُ بِھَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبدٌ بَابَ مَسأَلَۃٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیہِ بَابَ فَقرٍ ۲۴ ''میں تین چیزوں پر قسم اُٹھاتا ہوں اور تمہیں ایک حدیث شریف بیان کرتا ہوں تم اُسے یاد کرو۔ صدقہ سے اِنسان کا مال کم نہیں ہوتا اور جس بندے پر ظلم کیا جاتا ہے اور پھر وہ اُس ظلم پر صبر کرتا ہے تو اللہ (عزوجل) اُس کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے اور جو سوال کا دروازہ کھولتا ہے اُس پر اللہ (عزوجل) فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے''۔

سوال نہ کرنے پر بیعت:

(۱) حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ہم نو یا آٹھ یا سات افراد تھے۔ فرمایا، تم رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت نہیں کرتے۔ ہم نے عرض کیا، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کس بات پر بیعت کریں؟ فرمایا: اَن تَعبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشرِکُوا بِہٖ شَیئًا وَالصَّلَوٰتُ الخَمسُ وَتُطِیعُوا، وَلَا تَسأَلُوا النَّاسَ فَلَقَد رَأَیتُ بَعضَ اُولٰئِکَ النفرِ یَسقُطُ سَوطُ اَحَدِھِم فَلَا یَسأَلُ اَحَدًا یُنَاوِلُہُ اِیَّاہُ ۲۵ ''اللہ (عزوجل) کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نمازِ پنجگانہ ادا کرو اور اطاعت کرو اور لوگوں سے سوال نہ کرو۔ میں نے اُن میں سے کسی کو دیکھا کہ اُس کا کوڑا گر جاتا تو وہ کسی سے اُٹھا دینے کا سوال بھی نہیں کرتا تھا''۔

(۲) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکارا، پھر ارشاد مبارک فرمایا: ھَل لَکَ اِلَی البَیعَۃِ وَلَکَ الجَنَّۃُ؟ قُلتُ: نَعَم فَشَرَطَ عَلَیَّ اَن لَا اَسأَلَ النَّاسَ شَیئًا. قُلتُ: نَعَم، قَالَ: وَلَا سَوطَکَ اِن سَقَطَ مِنکَ حَتّٰی تَنزِلَ فَتَاخُذَہُ ''کیا تم بیعت کرتے ہو، تمہارے لئے جنت ہوگی؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط لگائی کہ میں کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں۔ میں نے عرض کیا، جی! یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اَیسے ہی ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تیرا کوڑا تجھ سے گر جائے تو اُتر کر خود اُٹھائے گا کسی سے سوال نہیں کرے گا''۔

(۳) حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، بعض اَوقات خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مہار گر جاتی تو آپ اپنی اُونٹنی کے بازو پر مارتے پھر اُسے بٹھاتے۔ اور خود اُس کی مہار اُٹھاتے۔ آپ سے کہا جاتا، آپ ہمیں حکم کیوں نہیں فرماتے کہ آپ کو مہار اُٹھا کر دے دیتے؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اِنَّ حَبِیبِی رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَنِی اَن لَّا اَسأَلَ اَحَدًا شَیئًا ۲۶ میرے محبوب کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ میں کسی سے کچھ نہ مانگوں''۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا عزم:

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا۔ میں نے پھر سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر عطا فرمایا۔ اِس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یَا حُکَیمُ ھٰذَا المَالُ خَضِرَۃٌ حُلوَۃٌ فَمَن اَخَذَہُ بِسَخَاوَۃِ نَفسٍ بُورِکَ لَہُ فِیہِ وَمَن اَخَذَہُ بِاِشرَافِ نَفسٍ لَم یُبَارَکَ لَہُ فِیہِ وَکَانَ کَالَّذِی یَاکُلُ وَلَا یَشبَعُ وَالیَدُ العُلیَا خَیرٌ مِّنَ یَدِ السُّفلٰی فَقُلتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَالَّذِی بَعَثَکَ بِالحَقِّ لَا اَرزَأُ اَحَدًا لِعَبدِکَ شَیئًا حَتّٰی اُفَارِقَ الدُّنیَا ۲۷ ''اے حکیم یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے، جو اِسے نفس کی سخاوت

---

۲۴ دُرِ منثور جلد۲ص۹۲، مسند احمد جلد۴ص۲۱۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر۵۲۸۷، الترغیب والترہیب جلد۳ص۳۰۷۔ ۲۵ دُرِ منثور جلد۲ص۹۳-۹۴۔ ۲۶ دُرِ منثور جلد۲ص۹۳-۹۴۔ ۲۷ دُرِ منثور
جلد۲ص۹۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر۱۸۴۲، بخاری حدیث نمبر۱۴۷۲، نسائی حدیث نمبر۲۶۰۱، مسند احمد جلد۳ص۴۰۲، ۴۳۴، مسلم حدیث نمبر۱۰۳۵، ۵۶، ترمذی حدیث نمبر۲۴۶۳، دارمی جلد
۲ص۳۱۰، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۹ص۱۹۶، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر۱۶۴۳۰، ۲۰۰۴۱، کنز العمال حدیث نمبر۶۷۶۳، ۱۳۷، ۱۷، مستدرک حاکم جلد۲ حدیث نمبر۳۔

سے لیتا ہے اُس کے لئے اِس میں برکت ڈالی جاتی ہے اور جو نفس کے لالچ کے ساتھ لیتا ہے اس کے لئے اُس میں برکت نہیں رکھی جاتی۔ وہ اُس شخص کی مانند ہوتا ہے جو کماتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔ اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ میں آپ ﷺ کے بعد کسی سے کچھ طلب نہ کروں گا یہاں تک کہ دُنیا چھوڑ جاؤں گا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (اپنے دورِ خلافت میں) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو بلاتے تاکہ اُنہیں عطیہ عطا فرمائیں تو وہ اُن سے کچھ قبول کرنے سے انکار کردیتے۔ پھر حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (اپنے دورِ خلافت میں) اُنہیں بلایا تاکہ اُنہیں کچھ پیش فرمائیں تو اُنہوں نے قبول کرنے سے انکار کردیا۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے بعد (حضرت) حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کبھی کسی سے کوئی چیز نہ مانگی حتیٰ کہ وصال فرماگئے''۔

کس کے لئے سوال کرنا حرام ہے؟

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے ضمانت کا بوجھ اُٹھایا تھا۔ میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوا اور اُس ضمانت کی ادائیگی کے متعلق سوال کیا۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اَقِمْ حَتّٰی تَاْتِیَنَا الصَّدَقَۃُ فَنَاْمُرُ لَکَ بِھَا، ثُمَّ قَالَ: یَا قَبِیْصَۃُ اِنَّ الْمَسْاَلَۃَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَۃٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَۃً حَمَلَتْ لَہُ الْمَسْاَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَھَا ثُمَّ یُمْسِکُ وَرَجُلٌ اَصَابَتْہُ جَائِحَۃٌ اِجْتَاحَتْ مَالَہٗ فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْاَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ وَرَجُلٌ اَصَابَتْہُ فَاقَۃٌ فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْاَلَۃُ حَتّٰی یَقُوْلَ ثَلَاثَۃٌ مِّنْ ذَوِی الْحِجَا مِنْ قَوْمِہٖ: لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَۃٌ فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْاَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ، اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ فَمَا سِوَاھُنَّ مِنَ الْمَسْاَلَۃِ یَا قَبِیْصَۃُ سُحْتٌ یَاْکُلُھَا صَاحِبُھَا سُحْتًا** [۲۸]

''ٹھہرو یہاں تک کہ ہمارے پاس صدقہ کا مال آجائے ہم آپ کو ادائیگی کا حکم فرمائیں گے۔ پھر فرمایا: اے قبیصہ (رضی اللہ عنہ) سوال کرنا تین افراد میں سے کسی ایک کے لئے جائز ہوتا ہے۔ ایک وہ شخص جو ضمانت کا بوجھ اُٹھائے اُس کے لئے سوال کرنا جائز ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ ضمانت ادا کردے پھر وہ سوال سے رُک جائے دوسرا وہ شخص جس پر کوئی آفت آجائے اور اُس کا مال ضائع ہوجائے تو اُس کے لئے سوال کرنا جائز ہوتا ہے حتیٰ کہ اُس کی معاشی حالت درست ہوجائے۔ تیسرا وہ شخص جس کو فاقہ لاحق ہوجائے تو اُس کے لئے سوال کرنا جائز ہوتا ہے حتیٰ کہ اُس کی قوم کے تین صاحبِ عقل افراد یہ کہیں کہ وہ فلاں شخص کو فاقہ لاحق ہوچکا ہے۔ پس اُس کے لئے سوال کرنا جائز ہوتا ہے حتیٰ کہ اُس کی مالی حالت درست ہوجائے اِن تینوں کے علاوہ سوال کرنا جائز نہیں۔ اے قبیصہ سوال کرنے والا حرام کمائی کھاتا ہے''۔

کمبل اور پیالے کی نیلامی:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک انصاری شخص نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوا اور سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **اَمَا فِیْ بَیْتِکَ شَیْءٌ؟** ''کیا تیرے گھر میں کوئی چیز ہے؟'' اُس نے عرض کیا ہے' ایک کمبل میرے پاس گھر میں ہے۔ اُس کا کچھ حصہ نیچے بچھالیتے ہیں اور کچھ حصہ (سوتے وقت) اُوپر اُوڑھ لیتے ہیں۔ ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **فَاْتَاہُ ھُمَا** ''وہ دونوں میرے پاس لاؤ''۔ وہ کمبل اور پیالہ لے آیا وہ دونوں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اپنے نورانی ہاتھ مبارک میں پکڑ لئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: **مَنْ اشْتَرٰی ھٰذَیْنِ؟** ''اِن دونوں کو کون خریدے گا؟''

---

۲۸ دُرِ منثور جلد ۲ ص ۹۵' مسلم جلد ۱ ص ۳۳۲' الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۵۸۳' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۶۴۰' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۳' ۲۱' تلخیص الحبیر جلد ۳ ص ۴۰۔

ایک شخص نے عرض کیا' میں اِن دونوں کو ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے دو تین مرتبہ فرمایا: ایک درہم سے زیادہ کون خریدے گا؟ ایک اور شخص نے عرض کیا میں دو درہم میں لوں گا۔ آپ ﷺ نے وہ دونوں چیزیں اُسے عطا فرمادیں اور دو درہم لے لئے اور دو درہم اُس انصاری کو عطا فرمادیئے اور فرمایا: اِشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا فَانْبِذْهُ اِلٰى اَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْاٰخَرِ قَدُوْمًا فَأْتِنِيْ بِهٖ "ایک درہم کی کوئی چیز خرید اور اپنے گھر والوں کے پاس لے جا اور دوسرے درہم سے کلہاڑا خرید اور وہ میرے پاس لے آ"۔ وہ لے کر آیا تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اُس میں لکڑی ٹھونک دی۔ پھر فرمایا: اِذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ فَلَا اَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا "جاؤ لکڑیاں کاٹو اور بیچو اور میں تجھے پندرہ دن تک نہ دیکھوں"۔ اُس نے پندرہ دن مزدوری کی پھر وہ انصاری شخص آیا تو اُس کے پاس دس درہم تھے بعض سے اُس نے کپڑے خریدے اور بعض کے ساتھ کھانا خریدا۔ پھر رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَجِیْءَ الْمَسْاَلَةُ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلَاثٍ اَلَّذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوِ الَّذِيْ غُرْمٍ مُقْطِعٍ اَوِ الَّذِيْ دَمٍ مُوْجِعٍ ۲۹ "یہ تیرے لئے بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ تو قیامت کے روز سوال کرنے کی وجہ سے اپنے چہرے پر خراش لائے۔ سوال کرنا صرف تین افراد کے لئے جائز ہے (۱) ایسا شخص جس کو مفلسی نے مٹی سے لگا دیا ہو (یعنی ایسا محتاج کہ زمین پر بغیر چادر اور بستر بچھائے سوتا ہو)۔ (۲) ایسا شخص جو خوفناک حد تک مقروض ہو (۳) ایسا شخص جو دوسرے کی جان بچانے کے لئے دیت کا ضامن ہو اُس کا قتل ہوا اُس کو دردمند کرے گا"۔

عطیہ کو واپس نہیں کرنا چاہیے:

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میرے والدِ گرامی امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے عطیہ عطا فرمایا' تو میں نے عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ ﷺ یہ اُس کو عنایت فرمادیں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے۔ تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: خُذْهُ اِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَّاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ فَاِنْ شِئْتَ كُلْهُ وَاِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ۳۰ "جب تمہارے پاس اُس مال میں سے کچھ آئے جب کہ تم اُس کا لالچ نہیں کر رہے تھے اور نہ اُس کے سوالی تھے تو وہ لے لیا کرو اور مال دار ہو جایا کرو اگر تم چاہو تو اُس میں سے کھاؤ اور اگر چاہو تو اُس کو صدقہ کر دو اگر ایسی حالت نہ ہو تو اُس کے پیچھے اپنے نفس کو نہ لگایا کرو"۔ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اسی وجہ سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے اور جو کچھ عطا ہوتا تھا اُس کو لوٹاتے نہیں تھے"۔

واقعہ بغرض تعلیم:

حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک عطیہ بھیجا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واپس کر دیا۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے پوچھا: لِمَ رَدَدْتَهٗ؟ "تم نے یہ تحفہ واپس کیوں بھیجا ہے؟" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کیا آپ ﷺ نے اِرشاد نہیں فرمایا کہ ہم سے بہتر وہ ہے جو کسی سے کوئی چیز نہ لے۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اِنَّمَا ذٰلِكَ عَنِ الْمَسْاَلَةِ فَاَمَّا مَا كَانَ غَيْرَ مَسْاَلَةٍ فَاِنَّمَا هُوَ

۲۹ دُرِ منثور جلد ۱ ص ۹۶' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۶۴۱۔ ۳۰ دُرِ منثور جلد ۲ ص ۹۸' قرطبی جلد ۲ ص ۲۲۳' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۸۴۵' بخاری حدیث نمبر ۱۴۷۳' مسلم حدیث نمبر ۱۰۴۵' ۱۱۰' نسائی حدیث نمبر ۲۶۰۷' مسند احمد جلد ۱ ص ۱۷' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۲۳۶۶۔

رِزْق یَرْزُقُهُ اللّٰهُ ۳۱ "یہ حکم سوال کرنے کے متعلق ہے (یعنی کسی سے کچھ مانگنے سے بچو) لیکن جو بغیر سوال کے ملے وہ رزق ہے جو اللہ (تبارک وتعالیٰ خیر الرازقین جل جلالہ) عطا فرماتا ہے۔ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا اور وہ چیز جو بغیر سوال کے میرے پاس آئے گی وہ میں لے لوں گا۔

(۳) حضرت خالد عدی الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مَنْ بَلَغَهٗ عَنْ اَخِيْهِ مَعْرُوْفٌ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَلَا اَشْرَافِ نَفْسٍ فَلْيَقْبَلْهُ وَلَا يَرُدُّهٗ فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۳۲ جس کو کوئی چیز اپنے بھائی کی طرف بغیر مانگے پہنچے اور وہ اُس کا لالچ نہ کر رہا ہو تو اُس کو قبول کر لینی چاہئے، اُسے واپس نہ کرے۔ وہ رزق ہے جو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) کی طرف بھیجا ہے"۔ اِس طرح کی کئی روایات میں جن کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت واس بن خطاب رضی اللہ عنہ اور اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی ہیں۔ ۳۳

رزق میں وسعت کا ذریعہ:

حضرت عائذ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ عَرَضَ لَهٗ مِنْ هٰذَا الرِّزْقِ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَلَا اَشْرَافٍ فَلْيَتَوَسَّعْ بِهٖ فِيْ رِزْقِهٖ، فَاِنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيُوَجِّهْهُ اِلٰى مَنْ هُوَ اَحْوَجُ اِلَيْهِ مِنْهُ ۳۴ "جس کو اُس میں سے کوئی چیز بغیر سوال اور بغیر لالچ کے پیش کی جائے اُسے اُس کے ذریعے اپنے رزق میں وسعت کرنی چاہئے اگر خود غنی ہو تو جو زیادہ محتاج ہے اُس کی طرف بھیج دینی چاہئے"۔

تین ناپسندیدہ چیزیں:

حضرت قتادہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا. اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری تین چیزیں ناپسند فرماتا ہے (۱) قِيْلَ وَقَالَ (۲) اِضَاعَةُ مَالٍ (۳) كَثْرَةُ السُّؤَالِ "(۱) بحث وتکرار و جھگڑا (۲) مال کو ضائع کرنا (۳) کثرت سے سوال کرنا"۔ فَاِذَا شِئْتَ رَاَيْتَهٗ فِيْ قِيْلَ وَقَالَ يَوْمَهٗ اَجْمَعَ وَصَدْرَ لَيْلَةٍ حَتّٰى يَلْقٰى جِيْفَةً عَلٰى رَاْسِهٖ لَا يَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ نَهَارِهٖ وَلَا لَيْلَةٍ نَصِيْبًا "جب تو کسی کو سارا دن قیل وقال میں مصروف دیکھے اور وہ رات اِس حالت میں گھر لوٹتا ہے کہ اپنے سر پر مردار رکھے ہوئے ہوتا ہے اللہ (تبارک وتعالیٰ غنی وحمید جل جلالہٗ) اُس کے لئے دن رات میں کچھ حصہ نہیں بناتا (۲) وَاِذَا شِئْتَ رَاَيْتَهٗ ذَا مَالٍ فِيْ شَهْوَتِهٖ وَلَذَّاتِهٖ وَمَلَاعِبِهٖ وَيَعْدِلُهٗ عَنْ حَقِّ اللّٰهِ فَذٰلِكَ اِضَاعَةُ الْمَالِ "اور جب تو کسی کو صاحبِ مال دیکھے اور وہ اپنی شہوت ولذت اور کھیل کود میں اپنے مال کو صرف کر رہا ہے اور اللہ عزوجل کے حق سے اعراض کئے ہوئے ہے تو یہ مال کا ضائع کرنا ہے (۳) وَاِذَا شِئْتَ رَاَيْتَهٗ بَاسِطَ ذِرَاعَيْهِ يَسْاَلُ النَّاسَ فِيْ كَفَّيْهِ فَاِذَا اَعْطٰى اَفْرَطَ فِيْ مَدْحِهِمْ وَاِنْ مُنِعَ اَفْرَدَ فِيْ ذَمِّهِمْ ۳۵ "جب تو کسی کو ہاتھ پھیلائے ہوئے لوگوں سے سوال کرتا ہوا دیکھے جو اُسے عطا کریں تو اُن کی مدح میں مبالغہ کرے اور اگر عطا نہ کریں تو اُن کی مذمت میں مبالغہ کرے"۔

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ○ اور جو کچھ خرچ کرتے ہو اللہ (علیم وخبیر) اُسے جانتا ہے"۔ اور جو تم خرچ کرتے ہو اللہ (جل جلالہٗ) کی بارگاہ میں وہ محفوظ ہے وہ اُس کو جاننے والا ہے اور اُس کی قدر دانی فرمانے والا ہے اور کوئی بھی اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے زیادہ قدر دان نہیں اور کوئی بھی اللہ تبارک وتعالیٰ سے زیادہ نیکی کی جزا دینے والا نہیں۔

۳۱ دُرِ منثور جلد ۲ ص ۹۸، قرطبی جلد ۲ جز ۳ ص ۲۲۳ ـ ۳۲ دُرِ منثور جلد ۲ ص ۹۹ ـ ۳۳ دُرِ منثور جلد ۲ ص ۹۸ ـ ۹۹ ـ ۳۴ دُرِ منثور جلد ۲ ص ۹۹، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۱۰۱ الترغیب الترہیب جلد ۱ ص ۵۹۹ ـ ۳۵ دُرِ منثور جلد ۲ ص ۹۹، تفسیر طبری جلد ۱ ص، تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۸۸، مسند احمد جلد ۴ ص ۲۴۶ ـ

درس حدیث شریف

ازقلم: منیر احمد یوسفی (ایم-اے)

نحمده ونصلی ونسلم علیٰ رسوله الکریم
امابعد فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم
بسم الله الرحمن الرحیم

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ سَأَلَتْنِیْ اُمِّیْ مَتٰی عَهْدُکَ تَعْنِیْ بِالنَّبِیِّ ﷺ فَقُلْتُ مَا لِیْ بِهٖ عَهْدٌ مُنْذُ کَذَا وَکَذَا فَنَالَتْ مِنِّیْ فَقُلْتُ لِاُمِّیْ دَعِیْنِیْ اٰتِی النَّبِیَّ ﷺ فَاُصَلِّیْ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهٗ اَنْ یَّسْتَغْفِرَلِیْ وَلَکِ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَصَلَّیْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰی حَتّٰی صَلَّی الْعِشَآءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهٗ فَسَمِعَ صَوْتِیْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَیْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاحَاجَتُکَ غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ وَلِاُمِّکَ اِنَّ هٰذَا مَلَکٌ لَمْ یَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ اَنْ یُّسَلِّمَ عَلَیَّ وَیُبَشِّرَنِیْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَیِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ۱

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میری والدہ محترمہ نے مجھ سے پوچھا کہ تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں کب جایا کرتا ہے؟ فرماتے ہیں' میں نے عرض کیا کئی دنوں سے میری حاضری کا کوئی وقت مقرر نہیں یعنی اکثر غیر حاضر رہتا ہوں۔ تو وہ مجھ سے خفا ہوئی تو میں نے اپنی والدہ محترمہ سے عرض کیا اب مجھے جانے دیں' میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہوتا ہوں آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کروں گا اور آپ ﷺ سے عرض کروں گا کہ دُعا فرمائیں کہ میں بھی بخشا جاؤں اور میری والدہ محترمہ بھی بخشی جائے (میری اور میری والدہ کے لئے بخشش کی دُعا فرمائیں) پھر میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی پھر آپ ﷺ نفل پڑھتے رہے' یہاں تک کہ عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ آستانۂ اقدس کی طرف واپس ہوئے تو میں آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا' آپ ﷺ نے میرے چلنے کی آواز سنی اور فرمایا یہ کون ہے؟ کیا حذیفہ (رضی اللہ عنہ) ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں حذیفہ ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا حاجت ہے؟ (پھر خود ہی اِرشاد مبارک فرمایا) غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ وَلِاُمِّکَ ''اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ تمہیں بھی بخشے اور تمہاری والدہ کو بھی بخشے''۔ (پھر فرمایا) یہ ایک فرشتہ ہے جو اِس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترا۔ اِس نے اپنے رَبِّ کریم سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام عرض کرے اور مجھے بشارت دے کہ (حضرت سیّدہ) فاطمۃ الزہرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور (حضرت امام) حسن اور (حضرت امام) حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنت کے جوانوں کے سردار ہیں''۔

یہ حدیث کئی اہم باتوں کا مجموعہ ہے سب سے پہلی بات جو اِس حدیث شریف سے واضح طور پر حاصل ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی بخشش کی دُعائیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے کروایا کرتے تھے بلکہ گناہوں کی بخشش اور خیر و برکت کی دُعائیں حاصل کرنے کے لئے خدمتِ عالیہ میں ہوا کرتے تھے۔

ربِ ذوالجلال والاکرام قرآن مجید فرقان حمید میں اِرشادِ عظیم فرماتا ہے: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝ ۲ ''اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو (اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) آپ (ﷺ) کے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ (عزّ وجلّ) سے معافی چاہیں اور رسول (کریم

۔۔۔ مشکوٰۃ ۔۔۔ شریف نمبر ۶۱۷۱' مرقاۃ جلد ۱۱ ص ۳۱۸' مسند احمد جلد ۵ ص ۳۹۱۔ ۲ النساء: آیت نمبر ۶۴۔

رؤف ورحیم ﷺ) اُن کے لئے شفاعت فرمائیں (استغفار فرمائیں) تو یقیناً ضرور یہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کو توبہ قبول فرمانے والا مہربان پائیں گے۔ ۳

اِسی طرح برکت کے حصول کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ سے دُعائیں لیتے تھے۔

حضرت قتادہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے میری والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم، انس (رضی اللہ عنہ) آپ ﷺ کا خادم ہے (آپ ﷺ) اِس کے لئے دُعا فرمائیں تو آپ ﷺ نے دُعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِکْ لَهٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَهٗ ۴

اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالک) اِس کو بہت مال اور دولت اور اَولاد عطا فرما اور جو تو اِس کو عنایت فرمائے اُس میں برکت عطا فرما۔ ۵ اِس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے برگزیدہ اور محبوب بندوں سے دُعائیں حدیث پاک اور سنت مبارکہ سے ثابت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مجیب الدعوات سب کی دُعائیں سنتا ہے جیسا کہ اُس کا اِرشادِ عظیم ہے اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ... ۶ ہر دُعا کرنے والے کی دُعا کو قبول فرماتا ہوں جب وہ مجھے پکارے"۔

لیکن بزرگانِ دین سے دُعائیں کروانے کی ممانعت کسی آیت قرآنیہ یا حدیث مبارک میں نہیں آئی۔ بلکہ ملاحظہ فرمائیں ربّ ذوالجلال والاکرام قرآنِ مجید میں اپنے پیارے محبوب کریم ﷺ کو اِرشادِ عظیم فرماتا ہے۔ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ۷

(اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) اُن کے مالوں میں سے زکوٰۃ تحصیل فرمائیں جس سے آپ (ﷺ) اُنہیں ستھرا اور پاکیزہ فرمائیں اُن کے حق میں دُعائے خیر فرمائیں۔ بے شک آپ (ﷺ) کی دُعا اُن کے دلوں میں چین ہے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جل سلطانہ) سنتا جانتا ہے"۔

حضرت اِمام بخاری علیہ الرحمہ نے "کتاب الدعوات" میں ایک باب مقرر کیا ہے بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَصَلِّ عَلَیْهِمْ (اور اُن کے لئے دُعا فرمائیں) اور ساتھ یہ بھی تحریر فرمایا ہے وَمَنْ خَصَّ اَخَاهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَ نَفْسِهٖ "اور یہ کہ

---

۳ اِس سے معلوم ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ اور آپ ﷺ کی شفاعت کاربرآری کا ذریعہ ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کو دفن کر کے فارغ ہوئے تو اُس کے تین روز بعد ایک گاؤں والا آیا اور قبر شریف کے پاس آ کر گر گیا اور زار زار روتے ہوئے آیت مذکورہ کا حوالہ دے کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ اگر گنہگار رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور رسولؐ اُس کے لئے دُعائے مغفرت کر دیں تو اُس کی مغفرت ہو جائے گی۔ اِس لئے میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لئے مغفرت کی دُعا کریں۔ اُس وقت جو لوگ حاضر تھے اُن کا بیان ہے کہ اُس کے جواب میں روضہ اقدس کے اندر سے یہ آواز آئی قَدْ غُفِرَ لَکَ یعنی مغفرت کر دی گئی (بحر المحیط) (معارف القرآن جلد۲ ص ۴۶۰ من وعن، قرطبی جلد۳ جز۵ ص ۱۷۲، بحر المحیط جلد۳ ص ۲۹۶، مدارک جلد۱ ص ۲۶۲، تفسیر نعیمی جلد۵ ص ۲۲۳، ضیاء القرآن جلد۱ ص ۳۶۰۔) ۴ بخاری حدیث نمبر ۶۳۴۴، مسلم ص ۱۴۱۔ ۲۴۸۰، ترمذی حدیث نمبر ۳۸۲۹، مسند احمد جلد۳ ص ۱۹۴، ۲۴۸، جلد۶ ص ۴۳۰، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۳ ص ۹۶، قرطبی جلد۲ جز۴ حدیث ۴۷۳ جلد۶ جز۱۱، حدیث نمبر ۸۰، کنز العمال حدیث نمبر ۳۶۸۳۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۲۰۸، دلائل النبوۃ جلد۶ ص ۱۹۴، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱ ص ۲۲۱ مرقاۃ جلد۱۱ ص ۳۴۹، شرح السنۃ جلد ص ۲۵۳، حدیث نمبر ۳۸۸۴۔ ۵ آنحضرت ﷺ کی دُعا کا یہ اثر ہوا کہ انسؓ بڑے مال دار اور صاحب جائیداد ہو گئے ایک سو بیس بیٹے اور بیٹیاں اُن کے پیدا ہوئے اور ننانوے یا ایک تیس یا ایک سو بیس یا ایک سو سات برس عمر پائی" آپ کی دُعاؤں کا کیا پوچھنا آپ کے غلاموں کی دُعاؤں میں اللہ نے بڑے بڑے اثر دیئے ہیں۔ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء قدس سرہ نے بنیے سے ایک پیسہ قرض لے کر اپنے مرشد حضرت بابا فرید شکر گنج قدس سرہ کو کھانا کھلایا اس وقت حضرت نظام الدین کے پاس بجز ایک کہنہ ازار اور ایک بوسیدہ عمامہ کے کرتا تک نہیں تھا۔ حضرت بابا فرید نے کھانا کھا کر فرمایا نظام الدین کیا خوش ذائقہ کھانا تو نے کھلایا حالانکہ اس میں ترکاری کی جڑوں اور نمک کے سوا کچھ نہ تھا۔ بھلا ایک پیسہ میں کیا کھانا ہوتا پھر فرمایا: جا نظام الدین تیرے دسترخوان پر دو وقتہ چار ہزار آدمی کھانا کھائیں گے۔ ایسا ہی ہوا اُن کو فتوحات بے شمار شہر دہلی میں حاصل ہوئیں اور ہر روز دو وقت چار ہزار فقراء اور مساکین کو عمدہ عمدہ کھانے کھلایا کرتے"۔ (تیسیر الباری شرح بخاری وحید الزماں غیر مقلد جلد۸ ص ۲۲۸ من وعن)۔ ۶ البقرہ: آیت نمبر ۱۸۶۔ ۷ التوبۃ آیت: ۱۰۳۔

انسان اپنے تئیں چھوڑ کر دوسرے مسلمان بھائی کے لئے دُعا کرسکتا ہے۔ وقال ابو موسیٰ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِيْ عَامِرٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهٗ ۸ ''اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حضرت عبید ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لئے دُعا فرمائی اور فرمایا: یااللہ (جل جلالک) عبید ابو عامر کی بخشش عطا فرما، اے اللہ (جل جلالک) حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گناہ بخش دے''۔ حضرت امام بخاری نے یہ باب لاکر اُس شخص کا رد کیا جس نے اِس کو مکروہ جانا ہے یعنی آدمی دوسرے کے لئے دُعا کر کے اپنے تئیں چھوڑ دے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ سے ایسا ہی منقول ہے۔

(تیسیر الباری جلد ۸ ص ۲۲۵)

اِس آیتِ مبارک سے یہ نورانی عقیدہ اور مسئلہ حاصل ہوا کہ ربِ ذوالجلال والاکرام جو سب کی دُعائیں سنتا ہے وہ خود اپنے پیارے محبوب نبی کریم رؤف ورحیم سے فرما رہا ہے کہ اے محبوب ﷺ آپ اُن کے لئے دُعا فرمائیں ۹ سُنّت یہ ہے کہ صدقہ لینے والا صدقہ دینے والے کے لئے دُعا کرے۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب کوئی قوم نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے پاس صدقہ یا زکوٰۃ لے کر آتی تو آپ ﷺ دُعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلَانٍ ''اے اللہ (جل جلالک) آل فلاں پر رحمت نازل فرما۔ حضرت ابی اوفی رضی اللہ عنہ صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے اُن کے حق میں دُعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ اَبِيْ اَوْفٰى ۱۰ ''اے اللہ (عزوجل) آل ابی اوفی (رضی اللہ عنہم) پر رحمت نازل فرما''۔

کئی مرتبہ رسول کریم رؤف ورحیم خود ہی اُمت کے لئے اور اُمت کے دیگر افراد کے لئے دُعائیں فرماتے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک رات میں کسی کام کے لئے حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی پاک بارگاہ میں حاضر ہوا تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ باہر تشریف لائے۔ اُس وقت آپ ﷺ اپنی گود میں کچھ لئے ہوئے تھے مجھے خبر نہ تھی کہ وہ کیا ہے؟ پس جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ کیا ہے جو آپ ﷺ اپنی نورانی گود مبارک میں لئے ہوئے ہیں؟ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُسے کھولا: فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيْ ''آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں''، پھر آپ ﷺ نے دُعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا ۱۱ ''اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ) میں اِن دونوں سے محبت فرماتا ہوں تو بھی اِن دونوں سے محبت فرما اور جو (میرا اُمتی) اِن سے محبت کرے تو اس سے بھی محبت فرما''۔

زیرِ بحث حدیث شریف میں اِس ذکر کے بعد کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ سے عرض کیا میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوکر آپ کی اور اپنی بخشش کی دُعا کرواتا ہوں۔ فرمایا: میں نے آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی، بعد ازیں آپ ﷺ نوافل میں مصروف رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز کا وقت ہوگیا آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی بعد از ادائیگی نماز آپ ﷺ آستانہ اقدس

۸ بخاری حدیث نمبر ۴۳۲۳ شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۶۶ حدیث نمبر ۱۳۹۲ مسلم حدیث نمبر ۱۶۴/۲۴۹۷۔ ۹ بخاری حدیث نمبر ۱۴۹۷، مسلم حدیث نمبر ۱۷۶۔۱۰۷۸۔
۱۰ ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۹۰، نسائی حدیث نمبر ۲۴۵۹، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۷۹۶، مسند احمد جلد ۴ ص ۳۵۳_۵۵، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ جز ۱ حدیث ۳۸۲ جلد ۸ جز ۱۵ حدیث نمبر ۱۱۸، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۸ ص ۱۰، مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۳۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۷۷۷۔ ۱۱ ترمذی حدیث نمبر ۳۷۶۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۱۶۵، مرقاۃ جلد ۱۱ ص ۳۱۵، صحیح ابن حبان حدیث نمبر ۲۲۳۴، کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۲۵۵۔

کی طرف روانہ ہوئے تو میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ چلتے چلتے رُکے اور خود ہی فرمایا: مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ یہ کون ہے؟ یہ حذیفہ (ؓ) ہے؟ حضرت حذیفہ فرماتے ہیں پھر میں نے عرض کیا' جی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم 'میں حذیفہ ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مَا حَاجَتُكَ "تجھے کیا حاجت ہے؟" حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں' میں خاموش رہا تو آپ ﷺ نے میرا مقصد ومدعا جس کے لئے آج میں حاضر ہوا تھا جان لیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ: اللہ (تبارک وتعالیٰ غفور رحیم) تجھے بخشے اور تیری والدہ کو بخشے"۔ ۱۲

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ "بے شک یہ فرشتہ ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر حاضر نہیں ہوا"۔ ۱۳ پھر آپ ﷺ نے اُس فرشتے کے آنے کا سبب بیان فرمایا کہ یہ میری بارگاہِ عالیہ میں سلام پیش کرنے کے لئے آیا ہے۔ یہ تو ایک فرشتہ ہے جو آپ ﷺ کی بارگاہِ عالیہ اُس رات خصوصی طور پر سلام پیش کرنے کے لئے حاضرِ خدمت ہوا۔ عماد الدین ابن کثیر تفسیر ابن کثیر میں لکھتے ہیں حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ مَا مِنْ فَجْرٍ يَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْنَ بِالْقَبْرِ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِاللَّيْلِ وَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِالنَّهَارِ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِىْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يَزُفُّوْنَهٗ ۱۴ "ہر صبح ستر ہزار فرشتے اُتر کر نورانی قبرِ پاک کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پَر سمیٹ کر حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے لئے دُعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ ستر ہزار رات کو آتے ہیں اور ستر ہزار دن کے وقت آتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے دن جب آپ ﷺ کی قبرِ مبارک کھلے گی تو آپ ﷺ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے"۔

وہ فرشتہ جو اُس رات خصوصی طور پر اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ سے اجازت لے کر سلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہوا اُس کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا: اُس نے مجھے بشارت دی کہ "آپ ﷺ کی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ اس ارشاد پاک میں غیبی خبر ہے۔ جس پر آپ ﷺ کو مطلع فرمایا گیا۔ باذنِ الٰہی آپ ﷺ کو معلوم ہے کہ کون جنتی ہے اور کون جنتی لوگوں کا سردار ہے۔

☆☆☆

۱۲ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے نورِ نبوت سے حضرت حذیفہ ؓ کے دل کی بات جان لی کہ یہ کیوں میرے پیچھے آرہا ہے بھلا جن پر پتھر کے دل کی بات ظاہر ہو وہ انسانوں کے دلوں کی بات سے کیسے بے خبر ہو سکتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اُحد پہاڑ پر تشریف لے گئے اور فرمایا هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ "یہ پہاڑ ہے وہ ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں"۔ ۱۳ بخاری حدیث نمبر ۳۳۶۷' مسلم حدیث نمبر ۳۶۵-۱۳۶۴' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۱۹' ترمذی حدیث نمبر ۳۹۲۲' مسند احمد جلد ۳ ص ۱۴۹' ۱۵۹' ۲۴۳' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۱۹۵' مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۱۷۱۶۹-۱۷۱۷۰' مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۱۳' کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۹۹۲' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۷۴۵' شرح السنۃ جلد ۴ ص ۱۹۱ حدیث نمبر ۲۰۸۳۔ ۱۳ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ فرشتے کو دیکھ رہے ہیں جبکہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نظر نہیں آرہے۔ آپ ایمان بالغیب رکھتے ہیں۔ حضرت ابوذر غفاری ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں آپ ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کو فرمایا: اِنِّیْ اَرٰى مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ "میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ آوازیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے"۔ (ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۱۹۰' ترمذی حدیث نمبر ۲۳۱۳' مسند احمد جلد ۵ ص ۱۷۳' الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۲۶۴' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۳۴۷' شرح السنۃ جلد ۷ ص ۳۷۳' حدیث نمبر ۴۰۶۷' مرقاۃ جلد ۹ ص ۵۲۹۔ ۱۴ آپ ﷺ نے علمِ الٰہی کی روشنی میں پدموں فرشتوں میں سے اُس فرشتے کی حاضری کا خصوصی ذکر فرمایا کہ یہ فرشتہ جب سے بنا ہے آج پہلی مرتبہ زمین پر سلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہوا ہے سبحان اللہ ۱۴ ابن کثیر جلد ۳ ص ۴۴۱ دار العلم بیروت)

بخاری شریف (اہلسنّت)

بحوالہ

تیسیر الباری (اہلحدیث)

(ادارہ)

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طاقت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو (یہودیوں کے بہت بڑے عالم حضرت) عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) کو خبر پہنچی، آپ اپنے باغ کا میوہ چن رہے تھے۔ وہ اسی وقت نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے۔ اِنِّی سَائِلُکَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِیٌّ "میں آپ (ﷺ) سے تین باتوں کا سوالی ہوں اور وہ باتیں ایسی ہیں جن کو سوائے نبی (ﷺ) کے کوئی نہیں جانتا"۔ وہ تین باتیں یہ ہیں۔

فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ وَمَا یَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلٰی اَبِیْهِ اَوْ اِلٰی اُمِّهٖ؟

۱۔ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے؟

۲۔ اہل جنت کا پہلا کھانا کیا ہے؟

۳۔ بچے کو اس کے والد یا والدہ کے مشابہ کون سی چیز کرتی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اَخْبَرَنِیْ بِهِنَّ جِبْرِیْلُ آنِفًا "مجھے ابھی ابھی (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) نے خبر دی ہے"۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) نے؟ فرمایا: ہاں! حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، فرشتوں میں وہ یہودیوں کا دشمن ہے۔ اس وقت حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے یہ آیت مبارک پڑھی مَنْ کَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰی قَلْبِکَ.... (البقرۃ:۹۷) "جو جبرائیل (علیہ السلام) کا دشمن ہے بے شک اس نے آپ (ﷺ) کے قلب (انور) پر قرآن (مجید) نازل فرمایا ہے"۔

پھر فرمایا: جواب:۔ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَزِیَادَةُ کَبِدِ الْحُوْتِ وَاِذَا سَبَقَ مَآءُ الرَّجُلِ مَآءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدُ وَاِذَا سَبَقَ مَآءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ

"(۱) قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب میں لے جائے گی۔ (۲) اہل جنت کا پہلا کھانا مچھلی کے جگر کا ٹکڑا ہوگا (جو بہت لذیذ ہوتا ہے) اور (۳) جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ کو اپنی صورت پر کر لیتا ہے۔ ۲۵ جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ عورت کی صورت پر ہوتا ہے۔ (حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے) عرض کیا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ (ﷺ) اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے رسول ﷺ ہیں"۔ ۳۵ (پھر عرض کیا) یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہودی بڑے بہتان تراش لوگ ہیں۔ اگر انہیں آپ ﷺ کے سوال کرنے سے پہلے میرے ایمان کا علم ہوگیا تو مجھ پر بہتان تراشی کریں گے۔

یہودی لوگ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ابن سلام کیسا شخص ہے؟ انہوں نے کہا: خَیْرُنَا وَ ابْنُ خَیْرِنَا سَیِّدُنَا وَابْنُ سَیِّدِنَا "بہت اچھا ہے اچھے کا بیٹا ہے، ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ؟ "دیکھو تو سہی اگر (حضرت) عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) مسلمان ہو جائے"؟ وہ کہنے لگے اللہ (عزوجل) کی پناہ وہ کیوں مسلمان ہونے لگا؟ اس وقت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور کہنے لگے: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر وہی کہنے لگے شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوْهُ "بہت برا ہے بُرے کا بیٹا

ہے اور مجھے اسی بات کا خیال تھا''۔ ۱؎

وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں: ○ ''مردود یہودی حضرت جبریل علیہ السلام کو اپنا دشمن سمجھتے کیونکہ اُنہوں نے کئی بار اُن پر عذاب اُتارا۔ بعضوں نے کہا، اِس وجہ سے کہ اُنہوں نے نبوت، بنی اسرائیل سے نکال کر عرب لوگوں میں رکھی۔ بعضوں نے کہا اِس وجہ سے کہ یہودیوں کے راز پیغمبروں کو بتلا دیتے۔ غرض، یہودی بھی عجب بے وقوف لوگ تھے۔ بھلا حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھو اور اُن سے دشمنی رکھنا دیکھو۔ تمہاری ہستی ہی کیا وہ ایک پر سے ساری دُنیا کو اُلٹ سکتے ہیں''۔ (تیسیر الباری جلد۶ ص ۱۰ امن وعن) ☆

☆ قارئین کرام! محولہ بالا عبارت پر غور فرمائیں، وحید الزماں صاحب نے اپنی کتاب تیسیر الباری کی جلد۶ ص ۸ سطر نمبر ۲ میں لکھا ہے۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں! مثلاً کوئی شخص یہ سمجھے کہ فلاں پیر یا پیغمبر دُور یا نزدیک ہر چیز کو دیکھ لیتے ہیں یا ہر بات اُن کو معلوم ہو جاتی ہے۔ یا وہ جو چاہیں سو کر سکتے ہیں تو وہ مشرک ہو گیا''۔ ۱؎

یہاں محولہ بالا عبارت بھی خود ہی لکھی ہے کہ ''بھلا حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھو اور اُن سے دشمنی دیکھو تمہاری ہستی ہی کیا ہے؟ وہ ایک پر سے ساری دُنیا اُلٹ سکتے ہیں''۔ کیا اَب حضرت جبرائیل علیہ السلام کی قدرت، تصرف اور طاقت ماننے سے شرک نہیں ہوا؟ پھر یہ کہنا کہ اُنہوں نے نبوت بنی اسرائیل سے نکال کر عرب لوگوں میں رکھی اور اُنہوں نے کئی بار اُن پر عذاب اُتارا''۔ کیا یہ اِختیارات اور طاقتیں حضرت جبریل علیہ السلام کے لئے ماننا شرک نہیں ہیں؟ اہلسنت و جماعت کا عقیدہ کتنا صاف و شفاف اور نورانی عقیدہ ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا ایک پر مار کر ساری دُنیا اُلٹ دینا یا یہودیوں پر عذاب اُتارنا یا نبوت بنی اسرائیل سے نکال کر عرب لوگوں میں رکھنا، اپنی مرضی اور تصرف سے نہ تھا بلکہ ربّ ذوالجلال والاکرام کے حکم سے تھا، اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم نے اُن کی یہ ڈیوٹی لگا رکھی تھی اور اِس ڈیوٹی کو نبھانے کے لئے مافوق العقل طاقت اور تصرف خود ربّ کائنات عزوجل نے ہی اُنہیں عطا فرمایا تھا۔ اِس لئے جب ربّ ذوالجلال والاکرام کسی کو کوئی طاقت، رتبہ، تصرف اور عظمت عطا فرمائے تو اِس کا ماننا عینِ توحید ہے۔ اِسے شرک سمجھنا اِنتہائی بے علم ہونے کی دلیل ہے۔ اَیسے ہی انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاءِ عظام رحمہم اللہ تعالیٰ کے تصرفات اور اِختیارات بھی اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے ہی عطا کردہ ہوتے ہیں۔ اور جب یہ عقیدہ ٹھہرا کہ جس کو جو بھی قوت، عظمت اور تصرف ملا ہے وہ ربّ کائنات عزوجل ہی کا عطا کردہ ہے۔ اِس لئے کسی نبی علیہ السلام پیر فقیر کا دُور و نزدیک سے دیکھ سن لینا کسی طرح بھی شرک کی فہرست میں نہیں آتا۔ یہ سب عطائے خداوندی ہے جس کو جیسے نوازا جائے۔ خالقِ کائنات عزوجل پر کسی غیر مقلد یا مقلد کا کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا۔ اللہ جل جلالہٗ، اللہ جل جلالہٗ ہی ہے۔ آج کی دُنیا تسخیر کائنات کے میدان میں کہیں آگے جا چکی ہے جبکہ غیر مقلدین حضرات کو مسلمانوں کو تو اِسلام سے خارج کرنے سے ہی فرصت نہیں۔ الامان الحفیظ (م۔ا۔ی)

○۲ وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں: ''جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو بچہ کو اپنی صورت پر کر لیتا ہے''۔ (تیسیر الباری جلد۶ ص ۱۰ امن وعن) ☆

☆ کیا بات ہے! ماننے پر آئیں تو ''مرد کے پانی'' کی طاقت کو مان لیں نہ مانیں تو سیّدالانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمتوں اور کمالات کو بھی نہ مانیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اُمّتِ مسلمہ کو اِن لوگوں کی ایسی سوچ اور فکر سے محفوظ رکھے۔ آمین!

○۳ جب رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں سوالات کے جوابات عنایت فرما دیئے تو یہودیوں کے بہت بڑے عالم دین حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے۔ ☆

☆ مذکورہ بالا تینوں باتوں کا تعلق، علم غیب سے ہے وہ کیا وقت تھا کہ جب کافر لوگ رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''علم غیب'' کی بات سنتے تھے تو وہ مسلمان ہو جاتے تھے مگر آج

۱؎ تیسیر الباری جلد ۶ ص ۹، بخاری جلد ۲ ص ۶۴۳، شرح السنۃ جلد ۷ ص ۱۱۵، حدیث نمبر ۳۶۶۳۔

کچھ ایسے لوگ مسلمانوں میں گھس گئے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جونبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے "علم غیب" کو مانے گا وہ مشرک و کافر ہو جائے گا۔ معلوم ہوتا ہے اِن بے چارے لوگوں کو لفظ "نبی" کے معنی بھی نہیں آتے۔ اللہ کریم (جل جلالہٗ) سمجھ عطا فرمائے کہ "نبی" تو کہتے ہی اُسے ہیں جو "غیب کی باتیں بتائے"۔ (The Communicator of hidden news) اور یہ علم غیب تمام کا تمام علیم و خبیر ربّ کریم کی عطا ہے جس پر کلمہ پڑھنے والا حد نہیں لگا سکتا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم ہر مسلمان کو انبیاء کرام علیہم السلام اور نبی الانبیاء ﷺ کی عظمتوں، رفعتوں اور علوم کے ماننے والوں کا ساتھ عطا فرمائے۔ آمین

اللہ جل شانہ کے بندوں کی شان:

حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کی پھوپھی حضرت ربیع بنت نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک جوان لڑکی کا دانت توڑ ڈالا۔ حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لوگوں نے لڑکی کے قبیلے والوں سے معافی چاہی لیکن لڑکی کے لوگوں نے معافی نہ دی پھر حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لوگوں نے کہا اچھا دیت لے لو۔ اُنہوں نے اِس کا بھی اِنکار کر دیا۔ وہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور قصاص کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے قانون اور اُصول کے مطابق قصاص کا فیصلہ سنا دیا۔ حضرت انس بن نضر (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا ربیع کا دانت توڑا جائے گا؟ **لَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا تُکْسَرُ ثَنِیَّتُهَا** "قسم اُس پروردگار کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے ایسا تو کبھی نہ ہوگا اور حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دانت قصاصاً نہیں توڑا جائے گا۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اے انس (یہ تو کیا کہتا ہے) اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتاب تو قصاص کا حکم دیتی ہے۔ پھر (خدا کی قدرت) ایسا ہوا کہ (فیصلہ ہو جانے کے بعد) لڑکی والوں نے معاف کر دیا۔ اُس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اِنَّ مِنْ عِبَادَ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ** "اللہ تبارک وتعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ کے کسی فعل پر قسم کھائیں (یا اللہ تبارک وتعالیٰ پر بھروسہ کر کے قسم کھا بیٹھیں) تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کی قسم کو سچی کر دیتا ہے (اور وہی کر دیتا ہے جو وہ کہیں)"۔ ۝

۝ **"جیسے انس بن نضر نے قسم کھائی تھی کہ ربیع کا دانت کبھی نہیں توڑا جائے گا بظاہر اس کی اُمید نہ تھی لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت دیکھئے لڑکی کے وارثوں کا دل ایک دم پھیر دیا اور اُنہوں نے قصاص معاف کر دیا۔** ۲ **(تیسیر الباری جلد ۶ ص ۲۳ من وعن)**

۲ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کا مقصد آپ ﷺ کے حکم کا اِنکار نہ تھا بلکہ اُن کا مقصد آپ ﷺ کی شفاعت تھی۔ (عمدۃ القاری جلد ۹ جز ۱۸ ص ۱۰۲) بعض علماء نے لکھا ہے کہ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے بذریعہ اِلہام خبر دی کہ حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ اِس حدیث شریف سے حضرت انس بن نضر (رضی اللہ عنہ) کی کرامت ظاہر ہوتی ہے۔ (تفہیم البخاری جلد ۶ ص ۶۴۰)۔ چونکہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے عدل فرمانا تھا، اِس لئے آپ ﷺ نے اِنصاف کے تقاضوں کے مطابق دانت کے بدلے دانت کے (قصاص) کا فیصلہ سنایا۔ دوسری طرف اللہ تبارک وتعالیٰ نے وارثوں کے دِلوں میں نرمی پیدا فرما دی اور اُنہوں نے معاف کر دیا اور ربّ ذوالجلال والاکرام نے اپنے بندے کی قسم کی لاج رکھ لی اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے بندوں کی فضیلت میں سنہری اِرشادِ مبارک جاری فرما دیا۔ **اِنَّ مِنْ عِبَادَ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ** ۲ تاکہ قیامت تک اللہ تبارک وتعالیٰ کے بندوں کی عظمت کی سند قائم ہو جائے۔ (م۔ا۔ی)

۲ مسند احمد جلد ۳ ص ۱۶۸۔ ۱۲۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۸ ص ۶۴۔ ۲۵، شرح السنۃ جلد ۵ ص ۳۸۵، بخاری جلد ۲ ص ۶۴۶، مسلم جلد ۲ ص ۵۹۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا مشاہدہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهٗ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّيْطَانِ اِيَّاهُ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا[۳] "جو بچہ پیدا ہوتا ہے اس کے پیدا ہونے کے وقت شیطان چھو دیتا ہے تو شیطان کے چھونے سے چلا کر رونے لگتا ہے۔ ایک مریم علیہا السلام اور اُن کے بیٹے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو شیطان نے نہیں چھوا"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث شریف بیان فرمانے کے بعد لوگوں سے فرماتے تم چاہو تو یہ آیت مبارک پڑھو وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِکَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ "اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں"۔

۝ ولیہ کی دُعا قبول ہوئی:

یہ کلمہ حضرت مریم کی ماں نے کہا تھا اللہ نے اُس کی دُعا قبول کی۔ مریم اور عیسیٰ کو شیطان کے ہاتھ لگانے سے بچا لیا۔ (تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۴ من وعن)

قیامت کے دن کی خبر غیب:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ حَلَفَ یَمِیْنَ صَبْرٍ لِیَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ[۴] "جو شخص کسی مسلمان کا مال مار لینے کے لئے خواہ مخواہ (جھوٹی) قسم کھائے تو وہ قیامت کے دن جب اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے ملے گا اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس پر غصے ہوگا"۔ پھر اسی فرمان کی تصدیق اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم نے قرآنِ مجید میں نازل فرمائی۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ ص وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (آل عمران: ۷۷)

"بے شک جو لوگ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑے داموں میں بیچ ڈالتے ہیں اُن کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نہ تو اُن سے بات چیت فرمائے گا نہ اُن کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا اور نہ اُنہیں پاک فرمائے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ۝

۝ (تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۵) ☆

☆ قرآنِ مجید غیبی خبروں کا خزانہ ہے اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ بھی گاہے بگاہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو غیبی خبریں عطا فرماتے تھے۔

(صفحہ نمبر ۴ کا بقیہ)

لئے تیار ہیں جس سے اُن کا اقتدار یقینی ہوجائے۔ ملک کی سلامتی اور وقار کی کوئی پرواہ نہیں۔ حکمرانوں کے اس طرز عمل سے لوگوں کے ذہنوں میں یہ شکوک وشبہات پیدا ہورہے ہیں کہ یا تو ہمارے حکمران عقل وفہم سے عاری ہیں یا اُن کو ملک وملت سے کوئی وفاداری نہیں۔ ورنہ بھارت کے منفی اور مکروہ عزائم اظہر من الشمس ہیں۔

لہٰذا حکمرانوں کو چاہئے کہ وہ آوازِ خلق پر کان دھریں اور ہوش کے ناخن لیتے ہوئے بھارت کے ساتھ کسی بھی قسم کے روابط کو مسئلہ کشمیر اور دیگر قومی معاملات کے مثبت حل سے مشروط کریں۔ بصورت دیگر بھارت کو پسندیدہ ملک قرار دینا نہ صرف حماقت ہوگی بلکہ تحریک آزادی اور شہدائے کشمیر کے خون کے ساتھ غداری ہوگی۔ جس کو پاکستانی قوم ہرگز قبول نہیں کرے گی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

میر بھی کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اُسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

---

۳ بخاری جلد ۲ ص ۶۵۲، تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۴۔ ۴ بخاری جلد ۲ ص ۶۵۲، تیسیر الباری جلد ۶ ص ۵۵۔

شہادتِ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

ترتیب: علامہ مولانا حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

سیدالشہداء حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادتِ مبارک ۵ شعبان المعظم ۴ھ کو مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ سرکارِ اقدس ﷺ نے آپ کے کان میں اذان دی' منہ میں لعابِ دہن شریف ڈالا اور آپ کے لئے دُعا فرمائی پھر ساتویں دن آپ کا نام "حسین" (رضی اللہ عنہ) رکھا اور عقیقہ کیا۔ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی کنیت 'ابو عبداللہ' اور لقب 'سبطِ رسول' و 'ریحانِ رسول' ہے۔

حدیث شریف میں ہے' رسولِ کائنات ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کا نام شبر و شبیر رکھا اور میں نے اپنے بیٹوں کا نام اُنہیں کے نام پر حسن اور حسین رکھا۔

نام:

امیر المومنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جب (حضرت سیّدنا امام) حسن (رضی اللہ عنہ) پیدا ہوئے تو آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا' میرا بیٹا مجھے دکھاؤ' آپ نے اُس کا کیا نام رکھا ہے؟ امیر المومنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے عرض کیا "حرب" نام رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "حرب" نہیں بلکہ اِس کا نام "حسن" ہے۔ پھر جب حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا' مجھے میرا بیٹا دکھاؤ آپ نے اِس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا "حرب" نام رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اِس کا نام "حسین" رکھو۔ جب تیسرے شہزادے پیدا ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ' آپ نے اِس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا "حرب" نام رکھا ہے۔ حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا "حرب" نہیں بلکہ اِس کا نام "محسن" ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اِنِّیْ سَمَّیْتُھُمْ بِاَسْمَاءِ وَلَدِ ھَارُوْنَ شَبَّرٌ وَ شَبِیْرٌ وَ مُبَشِّرٌ [1] "میں نے اِن کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر رکھے ہیں۔ اُن کے نام شبر' شبیر اور مبشر تھے"۔

اِسی لئے حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو شبر و شبیر کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ سُریانی زبان میں شبر و شبیر اور عربی زبان میں حسن و حسین دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ اِسْمَانِ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ [2] "حسن اور حسین جنتی ناموں میں سے دو نام ہیں۔" عرب کے زمانہ جاہلیت میں یہ دونوں نام نہیں تھے۔

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ خواب کی تعبیر ہیں:

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے چچا حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت لبابہ عامریہ رضی اللہ عنہا' جن کی کنیت اُمّ الفضل ہے' کے خواب کی تعبیر ہیں۔

یہ خواب صاحبِ مشکوٰۃ نے مناقب اہل بیت کے باب کی تیسری فصل کی تیسری حدیثِ مبارکہ میں حضرت امام بیہقی علیہ الرحمہ کی کتاب دلائل النبوۃ کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

حضرت اُمّ الفضل بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ وہ رسولِ کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ اِنِّیْ رَاَیْتُ حُلْمًا مُّنْکَرًا اللَّیْلَۃَ "میں نے رات ایک بہت مکروہ خواب دیکھا ہے"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ عرض کیا' وہ بہت سخت خواب ہے فرمایا: بتاؤ تو سہی۔ عرض کیا' کَاَنَّ قِطْعَۃً مِّنْ جَسَدِکَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِیْ حِجْرِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَاَیْتِ خَیْرًا تَلِدُ فَاطِمَۃُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ غُلَامًا یَکُوْنُ فِیْ حِجْرِکَ فَوَلَدَتْ فَاطِمَۃُ الْحُسَیْنَ فَکَانَ فِیْ حِجْرِیْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ [3] "آپ ﷺ کے جسم اطہر سے گوشت کا ایک ٹکڑا کٹا ہے اور میری گود میں رکھا گیا ہے۔ رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ

[1] الادب المفرد ص ۱۲۱ چھاپہ بیروت' ص ۲۱۴ چھاپہ سانگلہ ہل' کنز العمال حدیث نمبر ۳۷۶۹۲' تہذیب تاریخ دمشق لابن عساکر جلد ۴ ص ۲۰۴۔ [2] صواعق محرقہ ص ۱۱۸۔

[3] مشکوٰۃ ص ۵۷۲' مستدرک جلد ۳ ص ۱۷۷' دلائل النبوۃ للبیہقی جلد ۶ ص ۳۹۶' کنز العمال جلد ۱۲ ص ۱۲۳' فتح الباری جلد ۱۱ ص ۲۱۰'۲۰۹۔

نے فرمایا تو نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے انشاء اللہ تعالیٰ (حضرت) فاطمۃ (الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ایک لڑکے کو جنم دے گی اور وہ تیری گود میں آئے گا۔ چنانچہ (حضرت) فاطمۃ (الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے (حضرت امام) حسین (رضی اللہ عنہ) کو جنم دیا (اُم فضل فرماتی ہیں) پھر وہ میری گود میں آیا جیسا رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا تھا۔

آپ کی شہادت کی شہرت:

سیّد الشہداء حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے ساتھ ہی آپ کی شہادت کی بھی شہرت عام ہوگئی۔ امیر المومنین حضرت سیّدنا علی، حضرت فاطمۃ الزہراء اور دیگر صحابہ کبار رضی اللہ عنہم واہل بیت کے جاں نثار سبھی لوگ آپ کے زمانہ شیرخوارگی ہی میں جان گئے تھے کہ یہ فرزندِ ارجمند ظلم وستم کرنے والوں کے ہاتھوں شہید کیا جائے گا جیسا کہ اُن احادیث کریمہ سے ثابت ہے جو آپ کی شہادت کے بارے میں وارد ہیں۔

ارضِ طف:

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اَخْبَرَنِیْ جِبْرَئِیْلُ اَنَّ ابْنِی الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بَعْدِیْ بِاَرْضِ الطَّفِّ وَجَآءَنِیْ بِھٰذِہِ التُّرْبَةِ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّھَا مَضْجَعُهٗ [۴] "مجھے (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) نے خبر دی کہ میرا بیٹا (حضرت) حسین (رضی اللہ عنہ) میرے بعد "ارضِ طف" میں شہید کیا جائے گا۔ (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھے اُس مقام کی یہ مٹی لا کر دی ہے اور بتایا ہے کہ یہ زمین (امام حسین رضی اللہ عنہ کی) شہادت گاہ بنے گی"۔

ابن السکن اور محی السنۃ بغوی نے کتاب "الصحابہ" اور ابونعیم نے طریق بخیم کے مطابق نقل کیا ہے کہ

حضرت انس بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا یُقْتَلُ بِاَرْضٍ یُقَالُ لَھَا کَرْبَلَاءُ فَمَنْ شَھِدَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَنْصُرْہُ [۵] "میں نے رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرا یہ بیٹا (حسین رضی اللہ عنہ) جس جگہ شہید کیا جائے گا اُس کا نام کربلا ہے۔ لہٰذا جو شخص تم میں سے اُس وقت وہاں حاضر ہو وہ اُن کی ضرور مدد کرے"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بارش کے فرشتہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری دینے کیلئے خداوندِ قدوس جل جلالہ سے اجازت طلب کی، جب وہ فرشتہ اجازت ملنے پر بارگاہِ نبوت ﷺ میں حاضر ہوا تو اُس وقت حضرت (سیّدنا امام) حسین رضی اللہ عنہ آئے اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی گود میں بیٹھ گئے تو آپ ﷺ اُن کو چومنے اور پیار کرنے لگے۔ فرشتہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا آپ ﷺ حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے ہیں؟ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ہاں! ۔ اُس نے کہا: اِنَّ اُمَّتَکَ سَتَقْتُلُهٗ "آپ کی اُمت (حضرت) حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کردے گی"۔ اگر آپ چاہیں تو میں اُن کی قتل گاہ (کی مٹی) آپ ﷺ کو دکھادوں۔ پھر وہ فرشتہ سرخ مٹی لایا جسے اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے کپڑے میں لے لیا ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمٰی! جب یہ مٹی خون بن جائے تو سمجھ لینا کہ میرا بیٹا حسین شہید کر دیا گیا ہے۔ حضرت اُمّ سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اُس مٹی کو شیشی میں بند کرلیا جو (حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ) کی شہادت کے دن خون بن گئی۔ [۶]

ابن سعد روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ جنگِ صفین کے موقع پر کربلا سے گزر رہے تھے کہ ٹھہر گئے

---

۴ طبرانی جلد ۳ ص ۱۱۳، کنز العمال جلد ۱۲ ص ۱۲۶۔۱۲۳۔ ۵ البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ ص ۱۹۹، کنز العمال جلد ۱۲ ص ۱۳ حدیث نمبر ۳۴۴۵۲، تہذیب تاریخ دمشق لابن عساکر جلد ۴ ص ۳۲۸، ۳۲۱۔ ۶ صواعق محرقہ ص ۱۱۸۔

اور اُس زمین کا نام دریافت فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا اِس زمین کا نام کربلا ہے۔ کربلا کا نام سنتے ہی بہت روئے۔ پھر فرمایا کہ ایک روز میں حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ ﷺ رو رہے ہیں، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ﷺ کیوں رو رہے ہیں؟ تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ابھی میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے تھے، انہوں نے مجھے خبر دی: اِنَّ وَلَدِیْ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِشَاطِیِٔ الْفُرَاتِ بِمَوْضِعٍ یُقَالُ لَهٗ کَرْبَلَاءُ [۷]

''میرا بیٹا (حضرت) حسین (رضی اللہ عنہ) دریائے فرات کے کنارے اُس جگہ پر شہید کیا جائے گا جس کو کربلا کہتے ہیں''۔

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں (حضرت) حسن (رضی اللہ عنہ) اور (حضرت) حسین (رضی اللہ عنہ) کو لے کر حضور پُرنور ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا حضور ﷺ یہ آپ ﷺ کے دونوں نواسے ہیں، انہیں کچھ عطا فرمایئے تو حضور ﷺ نے فرمایا: اَمَّا حَسَنٌ فَلَهٗ هَیْبَتِیْ وَسُوْدَدِیْ وَاَمَّا حُسَیْنٌ فَلَهٗ جُرْاَتِیْ وَجُوْدِیْ [۸]

''حضرت حسن (رضی اللہ عنہ) کے لئے ہیبت وسیادت ہے اور حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) کیلئے میری جرأت وسخاوت ہے''۔

اِن اَحادیث کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور پُرنور سید کائنات ﷺ کو حضرت سیّدنا اِمام حسین رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی بار بار اطلاع دی گئی اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے بھی اس کا بار ہا ذکر فرمایا اور یہ شہادت حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے عہدِ طفلی ہی میں خوب مشہور ہو چکی تھی اور سب کو معلوم ہو گیا تھا کہ آپ کے شہید ہونے کی جگہ کربلا ہے بلکہ وہ اس کے چپہ چپہ کو پہچانتے تھے اور اُنہیں خوب معلوم تھا کہ شہداء کربلا کے اُونٹ کہاں باندھے جائیں گے، اُن کا سامان کہاں رکھا جائے گا اور اُن کے خون کہاں بہائے جائیں گے؟

مختلف اَحادیث میں وحی جلی کے ذریعے اس بات کے بارے میں پیشگی طور پر مطلع کر دیا گیا کہ حضرت سیّدنا اِمام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا جائے گا۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اِتنے واضح الفاظ میں اِس بات کی تشہیر کر دی گئی تو حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے امیر المومنین حضرت سیّدنا علی اور حضرت سیّدہ بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دُعا کیوں نہ فرمائی۔ جب کہ حدیث شریف میں ہے: لَا یَرُدُّ الْقَدْرَ اِلَّا الدُّعَآءُ۔

''تقدیر نہیں ٹلتی مگر دُعا سے''۔ [۹]

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اگر چاہتے تو دُعا فرما کر تقدیر میں تبدیلی کروا سکتے تھے مگر آپ ﷺ مشیتِ ایزدی پر راضی تھے اور راضی برضا تھے۔

جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ ﷺ کو فرماتا ہے: وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ۝ جن کا حکم بحر وبر میں نافذ ہے، جنہیں شجر وحجر سلام کرتے ہیں، چاند جن کے اِشاروں پر چلا کرتا ہے، جن کے حکم سے ڈوبتا ہوا سورج پلٹ آتا ہے بلکہ بحکم الٰہی کونین کے ذرّہ ذرّہ پر جن کی حکومت ہے، وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پیارے نواسے کے شہید ہونے کی خبر پا کر آنکھوں سے آنسو تو بہاتے ہیں مگر نواسے کو بچانے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دُعا نہیں فرماتے اور نہ امیر المومنین حضرت سیّدنا علی اور حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) حضرت سیّدنا اِمام حسین رضی اللہ عنہ کی خبر شہادت نے تو دل وجگر پارہ پارہ کر دیا۔ آپ ﷺ دُعا فرمائیں کہ خدائے عزّ وجلّ حضرت سیّدنا اِمام حسین رضی اللہ عنہ کو اس حادثہ سے محفوظ رکھے۔ اہل بیت، ازواج مطہرات اور صحابہ کبار

[۷] ایضاً۔ [۸] اشرف المؤیدص ۲۷۔ [۹] مسند احمد جلد ۸ص ۲۸۱، ۲۸۰، ۲۷۷، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۰ص ۳۴۲، درمنثور جلد ۱ص ۱۹۵، جلد ۲ص ۲۳۷، ۲۳۷، کنز العمال جلد ۲ص ۶۸، ۶۲، مستدرک حاکم جلد ۱ص ۴۹۳، طبرانی کبیر جلد ۲ص ۹۷، جلد ۶ص ۳۰۸۔

سب لوگ حضرت امام حسین ؓ کے شہید ہونے کی خبر سنتے ہیں مگر اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں کوئی دُعا کی درخواست پیش نہیں کرتا جبکہ آپ ﷺ کی دُعا کا حال یہ ہے کہ:

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دُعائے محمد ﷺ
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دُعائے محمد ﷺ

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حضرت سیّدنا امام حسین ؓ کو بچانے کے لئے دُعا نہیں فرمائی اور نہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے کسی نے اِس کے بارے میں دُعا کرنے کی درخواست پیش کی، صرف اِس لئے کہ حضرت سیّدنا امام حسین ؓ کا امتحان ہو اُن پر تکالیف ومصائب کے پہاڑ ٹوٹیں اور وہ امتحان میں کامیاب ہو کر اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے پیارے ہوں کہ اب نبی کوئی ہو نہیں سکتا تو نواسہ رسول ﷺ کا درجہ اُسی طرح بلند سے بلندتر ہو جائے اور رضائے الٰہی حاصل ہونے کے ساتھ دنیا وآخرت میں اُن کی عظمت ورفعت کا بول بالا بھی ہو جائے۔

بعض لوگ یزید پلید کی حمایت میں حضرت امام حسین ؓ کی مخالفت کرتے ہوئے زبانِ طعن دراز کرتے ہیں کہ امام حسین ؓ نے حکومتِ وقت کی اِطاعت نہ کر کے ''فساد'' پیدا کیا اور ''بغاوت'' کی۔

ایسی باتیں کرنے والے اِس حقیقت سے ناآشنا ہیں کہ امام حسین ؓ تو جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ اُن کی طرف ''فساد'' اور ''بغاوت'' کی نسبت کرنا ہی حرام ہے۔

حضرت سیّدنا امام حسین ؓ کو ''فسادی'' کہنا اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اور حضور پُرنور ﷺ کے علم کی توہین اور قرآنِ مجید کی تکذیب کرنا ہے۔

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے جب بارگاہِ خداوندی میں گذارش کی تھی۔ اے میرے اللہ جل جلالک میں اِن دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی اِن سے محبت فرما۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ جل سلطانہ نے نہ صرف یہ کہ اُن کو اپنی محبت سے نوازا بلکہ جنت کے جوانوں کا سردار بھی بنا دیا۔

میدانِ کربلا میں یزیدی فوجوں کے مقابلے میں حضرت سیّدنا امام حسین ؓ کا ڈٹ جانا سچائی، تقوے اور حقانیت کی دلیل ہے۔

کیونکہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا تھا کہ میرے بیٹے کو کربلا میں شہید کیا جائے گا جو کوئی اُس موقع پر موجود ہو وہ میرے بیٹے حضرت امام حسین ؓ کی مدد کرے۔ آپ ﷺ کا یہ فرمان قرآنِ مجید کی اُس آیتِ مبارک کی روشنی میں دیکھا جائے جس میں فرمانِ خداوندی ہے کہ **وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى** (المائدہ:۲) ''اور نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو''۔

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امام حسین ؓ نے کرسی (اقتدار) کی خاطر اپنی جان قربان کر دی۔ یہ بات اگر پاکستانی معاشرے کا کوئی فرد کہے تو حیرت ہوتی ہے کیونکہ کرسی کے لئے صرف حاکم وقت کی ہاں میں ہاں ملانے کی ضرورت ہوتی ہے یہ کھیل اتنا عام فہم ہے۔ جس میں حضرت سیّدنا امام حسین ؓ جیسی پاکیزہ وعظیم شخصیت کو ملوث کرنا انتہائی ظلم اور ناانصافی ہے۔

بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو اذیت پہنچانے والی بات ہے کہ جس ہستی کو اللہ تبارک وتعالیٰ جنت کے جوانوں کا سردار نامزد کر رہا ہو اور جس سے نبی الانبیاء ﷺ محبت فرماتے ہوں وہ کرسی (اقتدار) کے لالچ میں سارے کا سارا کنبہ کیسے شہید کروا سکتا ہے؟

حضرت سیّدنا امام حسین ؓ کی زندگی کے اِس لافانی پہلو کو بایں الفاظ ''کشف المحجوب'' شریف میں بیان فرمایا

گیا ہے۔

''وی از محققانِ اولیاء بود وقبلہ اہل صفا......تا حق ظاہر بود مرحق را متابع بود چوں حق مفقود شد شمشیر برکشید وتا جان عزیز را فداء خدای عزوجل نکرد نیار آمد''۔

''حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ جو محققان اولیاء کرام سے ہیں اور قبلہ اہل صفا ہیں جب تک حق ظاہر رہا حق کی متابعت کرتے رہے اور جب حق مفقود ہوا تو تلوار اُٹھائی یہاں تک کہ اپنی جان عزیز کو بارگاہِ الٰہی میں فدا کر دیا اور جب تک جان فدا نہ فرما دی آپ نے آرام نہ فرمایا''۔

اِس واقعہ فاجعہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے محبوب ﷺ کو انتہائی تکلیف ہوئی اور مشیتِ ایزدی بھی یہ اندوہناک منظر ملاحظہ کرتی رہی کہ کس طرح نبی آخر الزماں ﷺ کے پیارے نواسے (رضی اللہ عنہ) کو کس بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو اس عظیم انحہ کے بعد خواب میں پریشان حالت میں دیکھا جس کا ذکر احادیث مبارکہ میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن میں نے دو پہر کے وقت خواب میں رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کو دیکھا کہ نورانی بال مبارک بکھرے ہوئے ہیں اور گرد وغبار بھی پڑا ہوا ہے۔ اور آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ایک شیشی ہے، میں نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہو جائیں یہ کیا ہے؟

قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ وَلَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاُحْصِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتَ فَاَجِدُ قُتِلَ ذٰلِکَ الْوَقْتَ۔ ۹

''فرمایا: یہ (حضرت امام) حسین (رضی اللہ عنہ) اور اُن کے ساتھیوں کا خون ہے آج میں اِس خون کو اُٹھاتا رہا (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تعالیٰ فرماتے ہیں) میں وہ وقت خیال میں رکھنے لگا میں نے یہ وقت قتل کا پایا''۔

حضرت سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کونسی چیز آپ کو رلا رہی ہے، فرمانے لگیں رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَعْنِیْ فِی الْمَنَامِ وَعَلٰی رَاْسِهٖ وَلِحْیَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُّ قَتْلَ الْحُسَیْنِ آنِفًا۔ ۱۰

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا یعنی خواب میں کہ آپ ﷺ کے سرانور اور ریش مبارک پر مٹی ہے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ﷺ کا یہ کیا حال ہے۔ فرمایا قتل گاہِ حسین (رضی اللہ عنہ) میں حاضر تھا''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک شخص (جس کا تعلق کوفہ، عراق سے تھا) نے پوچھا حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ پوچھا کہ اگر اِحرام والا مکھی کو مار ڈالے (تو اس پر کچھ فدیہ ہے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا عراق والے مکھی کے مار ڈالنے کا پوچھتے ہیں:

وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ هُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا ۱۱

''اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے نواسے (حضرت سیّدنا امام) حسین رضی اللہ عنہ کو انہوں نے (بے دریغ) شہید کر ڈالا (اللہ جل جلالہ کا کچھ ڈر نہ کیا) حالانکہ نبی کریم رؤف ورحیم

۹ مشکوٰۃ ص ۵۷۲، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۸۳۔۲۴۳، دلائل النبوۃ جلد ۶ ص ۴۷۱، البدایۃ والنہایۃ جلد ۶ ص ۲۳۱۔ ۱۰ ترمذی جلد ۲ ص ۲۱۸، مشکوٰۃ ص ۵۷۰، تاریخ الخلفاء ص ۱۲۶، مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۱۴۹، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۳۲، طبرانی کبیر جلد ۳ ص ۳۱، در منثور جلد ۵ ص ۱۹۹، مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۶۹، طبرانی صغیر جلد ۵ ص ۲۰۷، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۲ ص ۹۶، مشکوٰۃ ص ۵۷۰، مرآۃ جلد ۸ ص ۴۲۸، ابن ماجہ ص ۱۴۔ ۱۱ بخاری جلد ۱ ص ۵۳۰، تیسیر الباری جلد ۵ ص ۸۴، فتح الباری جلد ۷ ص ۱۱۹، عمدۃ القاری جلد ۸ جز ۱۶ ص ۲۴۳، تفہیم البخاری جلد ۵ ص ۱۹۷، مسند احمد جلد ۲ ص ۸۵۔۹۳، طبرانی کبیر جلد ۳ ص ۱۲۷، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۲ ص ۱۰۰، مشکوٰۃ ص ۵۶۹، الادب المفرد ص ۱۶ (بیروت) ص ۲۲ (سانگلہ ہل)، ترمذی جلد ۲ ص ۲۱۸، حلیۃ الاولیاء جلد ۵ ص ۷۱، جلد ۷ ص ۱۶۵، کنز العمال جلد ۱۲ ص ۱۱۴، حدیث نمبر ۳۴۲۵۶۔

ﷺ نے اِن دونوں نواسوں کی نسبت فرمایا یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں"۔

یقیناً امام حسین رضی اللہ عنہ کو غلطی پر کہنے والے اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ، قرآنِ مجید اور احادیثِ مبارکہ کے خلاف قاتلوں کے وکیل ہیں۔ یہ لوگ اِس فانی دنیا میں عوام الناس کے اذہان کو خراب کررہے ہیں۔ کل سرکارِ کائنات ﷺ کے سامنے کس منہ سے جائیں گے۔

یقیناً یزیدی فوجوں کی حمایت کرنے والے جناب امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اُن کی جنگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ ہے اور جس کی جنگ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ ہو ملاحظہ ہو۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے **قَالَ لِعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ**۔ [۱۲] "فرمایا (حضرات) علی، فاطمہ، حسن، حسین (رضی اللہ عنہم)' جو اِن سے لڑے' میں اُن سے لڑنے والا ہوں اور جو اِن سے صلح کرے میں اِس سے صلح کرنے والا ہوں"۔

کاش وہ لوگ جنہوں نے حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلا کر خود ہی شہید کردیا' اُنہوں نے اور آج قاتلانِ حسین (رضی اللہ عنہ) کی حمایت کرنے والوں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی حدیث پاک پڑھی ہوتی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کعبۃ اللہ کا بابِ مقدس پکڑے ہوئے فرمایا کہ میں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: **اَلَا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِیْ مِنْكُمْ مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَّنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ**۔ [۱۳]

"خبردار آگاہ رہو کہ تم میں میرے اہل بیت کی مثال کشتی نوح (علیہ السلام) کی طرح ہے جو اِس میں سوار ہوگیا وہ نجات پاگیا اور جو اِس سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہوگیا"۔

شہادت حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ:

امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر وحی بذریعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور دیگر فرشتوں کے ذریعے نازل ہوا۔ پھر مقام شہادت کا تعین اور نشاندہی فرمائی گئی، اِس جگہ کا نام بتادیا گیا، پھر شہادت کا وقت زمانہ اور تاریخ بھی بتادی گئی کہ وہ ۶۰ھ کے آخر اور ۶۱ھ کے شروع میں واقع ہوگی۔

شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بعد:

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو کربلا کے مقام پر شہید کیا گیا، آپ کی شہادت کا واقعہ بہت طویل اور دل سوز ہے جس کو لکھنے اور سننے کی دل میں طاقت نہیں ہے۔ **اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ** ٥ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ۱۶ اہل بیت (گھر کے لوگ) شہید ہوئے جبکہ کل ۷۲ افراد شہید ہوئے۔

وَلَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ مَكَثَتِ الدُّنْيَا سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَالشَّمْسُ عَلَى الْحِيْطَانِ كَالْمَلَاحِفِ الْمُعَصْفَرَةِ وَالْكَوَاكِبُ يَضْرِبُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَكَانَ قَتْلُهٗ يَوْمَ عَاشُوْرَا وَكَسَفَتِ الشَّمْسُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَاحْمَرَّتْ آفَاقُ السَّمَاءِ سِتَّةَ اَشْهُرٍ بَعْدَ قَتْلِهٖ ثُمَّ لَا زَالَتِ الْحُمْرَةُ تُرٰى فِيْهَا بَعْدَ ذَالِكَ وَلَمْ تَكُنْ تُرٰى فِيْهَا قَبْلَهٗ آپ کی شہادت کے واقعہ کے بعد سات دن تک اندھیرا چھایا رہا۔ دیواروں پر دھوپ کا رنگ زرد پڑ گیا تھا اور بہت سے ستارے بھی ٹوٹے، آپ کی شہادت ۱۰ محرم ۶۱ ہجری کو واقع ہوئی۔ آپ کی شہادت کے دن سورج گہن میں آگیا تھا، مسلسل چھ ماہ تک آسمان کے کنارے سرخ رہے، بعد میں رفتہ رفتہ وہ سرخی جاتی رہی۔ البتہ اُفق کی سرخی جس کو شفق کہا جاتا ہے آج

---

[۱۲] مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۱۴۹، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۴۲، طبرانی کبیر جلد ۳ ص ۳۱، در منثور جلد ۵ ص ۱۹۹، مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۶۹، طبرانی صغیر جلد ۵ ص ۷۰، ۴۰۷ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۲ ص ۹۶، مشکوٰۃ ص ۵۷۰، مرآۃ جلد ۸ ص ۴۶۸، ابن ماجہ ص ۱۴۔ [۱۳] مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۱۵۰، مشکوٰۃ ص ۵۷۳، کنز العمال شریف ۳۴۱۴۴۔

تک موجود ہے یہ سرخی شہادت حسین رضی اللہ عنہ سے پہلے موجود نہیں تھی۔ وَقِيلَ اِنَّهُ لَمْ يُقَلَّبْ حَجَرُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ يَوْمَئِذٍ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهُ دَمٌ عَبِيطٌ وَصَارَ الْوَرْسُ الَّذِىْ فِىْ عَسْكَرِهِمْ فَكَانُوْا يَرَوْنَ فِىْ لَحْمِهَا مِثْلَ النِّيْرَانِ وَطَبَخُوْهَا فَصَارَتْ مِثْلَ الْعَلْقَمِ، وَ تَكَلَّمَ رَجُلٌ فِى الْحُسَيْنِ بِكَلِمَةٍ فَرَمَاهُ اللّٰهُ بِكَوْكَبَيْنِ مِنَ السَّمَآءِ فَطَمَسَ بَصَرَهُ [۱۴] بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ کے دن بیت المقدس میں جو پتھر بھی اُٹھایا جاتا تھا' اُس کے نیچے تازہ خون نکلتا تھا۔ عراقی فوج نے جب اپنے لئے اُونٹ ذبح کیا تو اُس کا گوشت آگ کی طرح سُرخ بن گیا اور جب اُس کو پکایا تو وہ کڑوا ہو گیا۔ ایک شخص نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو سب وشتم کیا تو بحکم الٰہی آسمان سے ستارے ٹوٹے اور وہ اندھا ہو گیا۔

قصرِ امارت کوفہ:

ثعالبی، عبدالملک بن عمر اللیثی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کوفہ کے دارالامارت میں دیکھا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک عبیداللہ بن زیاد کے سامنے ایک ڈھال پر رکھا ہوا تھا۔ پھر اِسی قصرِ امارت میں کچھ دنوں کے بعد عبیداللہ بن زیاد کا سر مختار بن عبید کے سامنے رکھا ہوا دیکھا پھر کچھ عرصہ بعد مختار بن عبید کا سر مصعب بن زبیر کے سامنے اِسی قصر میں رکھا ہوا دیکھا اور کچھ مدت کے بعد مصعب بن زبیر کا کٹا ہوا سر عبدالملک کے سامنے رکھا ہوا پایا۔ جب میں نے یہ قصہ عبدالملک کو سنایا تو اُنہوں نے اِس دارالامارت کو نحس سمجھ کر چھوڑ دیا۔ [۱۵]

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت پر جنات بھی روئے:

ابونعیم نے دلائل میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی لکھا ہے کہ میں نے شہادتِ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر جنات کو اشکباری اور روتے دیکھا۔ ثعلب نے امالی میں ابی جناب کلبی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ میں نے کربلا میں جا کر ایک معزز عرب سے دریافت کیا کہ کیا تم نے جنات کو گریہ وزاری کرتے سنا ہے؟ اُس نے کہا کہ تم جس سے چاہو پوچھ لو اُن کی گریہ وزاری ہر ایک نے سنی ہے۔ میں نے کہا جو کچھ تم نے سنا ہے وہ مجھے بھی بتاؤ۔ اُس شخص نے جواب دیا کہ میں نے جنات کی زبانی یہ اشعار سنے ہیں۔

مَسَحَ الرَّسُوْلُ جَبِيْنَهُ فَلَهُ بَرِيْقٌ فِى الْخُدُوْدِ
اَبَوَاهُ مِنْ عُلْيَا قُرَيْشٍ وَجَدُّهُ خَيْرُ الْجُدُوْدِ [۱۶]

جس کی پیشانی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دستِ مبارک پھیرا ہے
اُن کے رخساروں پر بہت چمک تھی
اُن کے والدین قریش کے اعلیٰ خاندان سے تھے
اور اُن کے جد تمام اجداد سے بہتر تھے۔

جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ شہید ہو چکے تو ابن زیاد نے اُن تمام شہدا کے سروں کو یزید کے پاس دارالسلطنت میں بھیج دیا۔ یزید ان سرہائے بریدہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔

یزید کو "امیر المومنین" کہنے پر دُرّوں کی سزا:

نوفل بن ابوالفرات کہتے ہیں کہ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَذَكَرَ رَجُلٌ يَزِيْدَ فَقَالَ: قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: تَقُوْلُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَرَ بِهٖ فَضُرِبَ عِشْرِيْنَ سَوْطًا [۱۷] میں ایک روز حضرت عمر بن عبدالعزیز (اموی) علیہ الرحمہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' یزید کا کچھ ذکر آ گیا' ایک شخص نے یزید کا "امیر المومنین" یزید بن معاویہ کہہ کر نام لیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ نے اُس شخص سے کہا کہ تو اُسے "امیر المومنین" کہتا ہے پھر آپ نے حکم دیا کہ یزید کو "امیر المومنین" کہنے پر اس شخص کو کوڑے لگائے جائیں۔

[۱۴] تاریخ الخلفاء ص ۱۶۵ (عربی)۔ [۱۵] تاریخ الخلفاء ص ۱۶۵۔ [۱۶] تاریخ الخلفاء ص ۱۶۶۔ [۱۷] تاریخ الخلفاء ص ۱۶۶۔

مدینہ منورہ پر حملہ اور قتل و غارت:

۶۳ ہجری میں یزید کو خبر ملی کہ اہل مدینہ اُس پر خروج کی تیاری کر رہے ہیں اور اُنہوں نے اُس کی بیعت توڑ دی ہے۔ یہ سن کر اُس نے ایک بڑا بھاری لشکر اہل مدینہ کی طرف روانہ کیا۔[۱۸] اور مدینہ والوں سے اعلانِ جنگ کر دیا۔ یہاں لوٹ مار کرنے کے بعد یہی لشکر مکہ معظمہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پر لشکر کشی کے لئے بھیجا گیا اور یہ واقعہ حرہ باب طیبہ پر واقع ہوا۔ واقعہ حرہ کی کیفیت حسن مُرّہ اِس طرح بیان کرتے ہیں کہ جب مدینہ منورہ پر لشکر کشی ہوئی تو مدینہ منورہ کا کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو اِس لشکر سے پناہ میں رہا ہو۔ ہزار ہا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُن لشکریوں کے ہاتھوں شہید ہوئے، مدینہ شریف کو خوب خوب لوٹا گیا۔ ہزاروں باکرہ لڑکیوں کی بکارت زائل کی گئی (اُن کے ساتھ مدینۃ النبی میں زنا بالجبر کیا گیا)۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن!

رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو ڈرائے گا اور اُس شخص پر اللہ (تبارک وتعالیٰ)، اُس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔ (مسلم) اہل مدینہ شریف نے یزید سے خلع بیعت یوں کیا کہ یزید گناہوں اور فواحش میں بُری طرح پھنس گیا تھا۔ واقدی، عبداللہ بن حنظلہ الغسیل الملائکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ واللہ یزید پر حملہ کی ہم نے اُس وقت تیاری کی جب ہم کو یقین ہو گیا کہ اب ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہوگی۔

مکہ مکرمہ پر چڑھائی اور کعبۃ اللہ کی بے حرمتی:

ذہبی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ یزید نے اہل مدینہ شریف کے ساتھ یہ معاملہ کیا کہ اُن کے گھر بار اور عزت و ناموس کو لوٹا اور شراب و دیگر منکرات کا تو وہ پہلے ہی سے عادی تھا۔ اس صورتحال سے مکہ مکرمہ کے تمام لوگ برافروختہ ہو گئے اور چاروں طرف سے اُس کے خلاف آوازیں بلند ہونے لگیں اور لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ مدینہ طیبہ کی بے حرمتی اور بربادی اُن سے برداشت نہ ہوئی۔ اِدھر اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ نے اُس کی عمر بھی تھوڑی رکھی تھی۔ چنانچہ مدینہ منورہ کی غارت گری کے بعد اُس نے اپنا لشکر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنے کے لئے مکہ مکرمہ بھیج دیا۔ (مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے) راستے میں لشکر کا سپہ سالار مر گیا۔ یزید نے فوراً دوسرا سپہ سالار نامزد کر دیا جب یہ یزیدی لشکر مکہ معظمہ میں داخل ہوا تو اُس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر لیا۔ جہاں تک بن پڑا حضرت بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی اِس لشکر کا مقابلہ کیا۔ چونکہ آپ رضی اللہ عنہ محصور تھے اِس لئے آپ پر منجنیق سے پتھر برسائے گئے۔ اُن پتھروں کے شراروں سے کعبہ شریف کا پردہ جل گیا۔ کعبہ شریف کی چھت اور اُس دنبہ کا سینگ جو بطور فدیہ حضرت اسماعیل علیہ السلام جنت سے بھیجا گیا تھا اور وہ کعبہ شریف کی چھت میں آویزاں تھا سب کچھ جل گیا، اُسی آتشزدگی کے باعث اُس کو ”واقعہ حرہ“ کہتے ہیں واقعہ حرہ صفر ۶۴ھ میں پیش آیا اور ماہِ ربیع الاول ۶۴ھ کی آخری تاریخوں میں ملک الموت نے یزید کو آ دبوچا اور دنیا اُس کے وجود سے پاک ہوگئی۔ یہاں مکہ معظمہ میں یزیدی لشکر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے برسرپیکار تھا کہ عین کارزار میں یہ خبر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو پہنچی اُس وقت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا کہ اے شامیو! تمہارا گمراہ کرنے والا مر گیا۔ یہ خبر جب شامی لشکر میں عام ہوئی تو تمام لشکر بھاگ کھڑا ہوا اور اُس نے سخت ذلت اُٹھائی۔ لوگوں نے لشکر کا تعاقب کیا اور جو کچھ کر سکتے تھے وہ کیا۔[۱۹]

واقعہ:

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،

(باقی صفحہ نمبر ۴۲ کالم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

---

[۱۸] مدینہ منورہ کو لوٹنے والا سپہ سالار حصین بن نمیرہ تھا۔ مدینہ منورہ کو لوٹ کر اور ایک ایک گھر کی بے حرمتی کے بعد یہ مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوا تو راستے میں مر گیا۔ [۱۹] تاریخ الخلفاء ۱۲۶۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ
وعلیٰ آلک و اصحابک یا حبیب اللہ ﷺ
یا اللہ جل جلالہ یارسول اللہ ﷺ
Supreme Quality
FOUR SEASON FASHION
ہر قسم کی لیڈیز سوٹنگ ایمبر ایڈری اور سیکونس ورائٹی دستیاب ہے
اچھا کپڑا نئے ڈیزائن
ہر موسم کی مناسبت سے ورائٹی دستیاب ہے
P.S-80، شالیمار بازار، اعظم کلاتھ مارکیٹ لاہور۔
حاجی محمد ریاض
042-37634970
محمد یونس یوسفی
0333-4230889

نگینہ ٹریڈرز
سٹاکسٹ
کنٹریکٹرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز آئٹمز، بکل، ٹرم، گارمنٹس، اسیسریز، گرومیٹس، وغیرہ سپیشلسٹ اور نیو ڈیولپمنٹ کی جاتی ہے
طاہر 0333-4201749 0321-4436053
خالد 0333-4641442 0321-4436054
2۔ چیمبرلین روڈ، لاہور۔
فون: 042-7087885,7630698 فیکس: 6831084

بولے دا ہوٹل
کم خرچ بالا نشین
اعلیٰ کھانے صاف ستھرا ماحول
مقامی اور بیرونی حضرات کی خدمت کیلئے
۲۴ گھنٹے سروس
پتا:۔ بولے دا ہوٹل متصل نوری جامع مسجد بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور

محمد سعید بٹ

بٹ
انجینئرنگ ورکس

042-7283115
042-7282726

مینوفیکچرز　ہر قسم کی گاڑیوں کے پٹہ کمانی تیار کیے جاتے ہیں

نور روڈ نزد گرڈ اسٹیشن (المشہور سلور والی فیکٹری) بادامی باغ لاہور

ریاض آٹو
ٹریڈنگ پوائنٹ
مین ہول سیل ڈیلر

Seiko®

Brake Linings
&
FILTERS

Muhammad Riaz
0300-4445512
Tanvir Ahmad
0344-4058889

شاپ نمبر 44، بادامی باغ سنٹر بادامی باغ لاہور۔
فون: 042-7701929,8476629

Genuine Parts　مینوجینئین پارٹس
HINO

ہمیشہ ہینو جینئین پارٹس استعمال کریں

HINO

حاجی آٹوز
82 بادامی باغ لاہور

ٹیلیفون: 7701456, 7728010　فیکس: 7701482

یوم عاشورا

از قلم: منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

عاشورا، عشر سے بنا ہے جس کے معنی دس کے ہیں۔ یوم عاشورا کا لفظی معنی ہے دسویں کا دن۔ چونکہ یہ محرم الحرام کے مہینہ کا دن ہے۔ اِس لئے اِس کو محرم الحرام کی دسویں کا دن کہتے ہیں۔ یوم عاشورا، ظہورِ اسلام سے پہلے قریش مکہ مکرمہ کے نزدیک بھی بڑا دن تھا۔ اِسی دن خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا اور قریش مکہ مکرمہ اِس دن روزہ رکھتے۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا دستورِ مبارک تھا کہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ کے لوگوں کے اُن کاموں سے اِتفاق فرماتے تھے جو ملتِ ابراہیمی کی نسبت سے اچھے کام ہوتے تھے۔ اِسی بناء پر آپ ﷺ حج کی تقریبات میں بھی شرکت فرماتے تھے اور اِسی اُصول کی بناء پر عاشورا کا روزہ رکھتے تھے۔ لیکن قبل از ہجرت اِس روزے کا کسی کو حکم نہ فرمایا۔ پھر آپ ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے یہود کو ''یوم عاشورا'' کا روزہ رکھتے ہوئے پایا: فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهُ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ اَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَ قَوْمَهُ وَ غَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَ قَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَ اَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَمَرَ بِصِيَامِهِ [۱]

''تو اُن سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کیسا دن ہے جس میں تم روزہ رکھتے ہو؟ اُنہوں نے عرض کی یہ وہ عظیم دن ہے جس میں اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) اور اُن کی قوم کو نجات عطا فرمائی تھی اور فرعون اور اُس کے پیروکاروں کو غرق فرما دیا تھا۔ بعد ازیں جب یہ دن آتا تو (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) شکرانے میں اِس دن کا روزہ رکھتے اور ہم بھی رکھتے ہیں۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے (اُن کی بات کو سماعت فرمانے کے بعد) اِرشاد فرمایا کہ ہم (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کے تم سے زیادہ حق دار ہیں۔ چنانچہ حضور نبیِّ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے یوم عاشورا کا روزہ، خود بھی رکھا اور اِس دن کا روزہ رکھنے کا حکم بھی فرمایا''۔

یہ بات پیشِ نظر رہے کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا یہ روزہ رکھنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی موافقت کے لئے تھا، پیروی کے لئے نہیں تھا اور نہ ہی یہودیوں کی اِس میں پیروی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں: حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَاشُوْرَا وَ اَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ [۲]

''جب رسول اللہ ﷺ نے عاشورا کے دن کا روزہ رکھا اور اُس کے روزے کا حکم فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ وہ دن ہے جس کی تعظیم یہودی اور عیسائی کرتے ہیں تو سرکارِ کائنات ﷺ نے فرمایا اگر ہم آئندہ سال اِس دنیا میں رہے تو نویں محرم الحرام کا روزہ بھی رکھیں گے''۔

اِس طرح مشابہت ختم ہوجائے گی کہ وہ صرف عاشورا کا روزہ رکھتے ہیں اور ہم نویں تاریخ کا روزہ رکھ کر دو کرلیا کریں گے اور مشابہت کی وجہ سے نیکی بند نہیں کریں گے بلکہ اِس میں اضافہ کر کے فرق کردیا کریں گے۔

حضرت حکم بن الاعرج رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اِنْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَآءَهُ فِيْ زَمْزَمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَيُّ يَوْمٍ اَصُوْمُهُ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ثُمَّ اَصْبِحْ مِنْ يَوْمِ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ قُلْتُ

---

[۱] بخاری جلد۱ص ۲۶۸، مسلم جلد۱ص ۳۵۹، مشکوٰۃ ص ۱۸۰، فتح الباری جلد۴ص ۳۰۷، عمدۃ القاری جلد۶ جز۱۱ص ۱۲۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۴ص ۲۷۶، مسند احمد جلد۱ص ۳۱۰، دُرِ منثور جلد۱ص ۶۹، ابن کثیر جلد۱ص ۲۹، تیسیر الباری جلد۳ص ۱۴۵، ابوداؤد جلد۱ص ۳۲۸، جلد۶ص ۳۴۴، بیہقی فی شعب الایمان جلد۳ص ۳۵۹۷۔ [۲] ابوداؤد جلد۱ص ۳۳۹، مسند احمد جلد۱ص ۲۳۵-۲۳۶-۲۲۵، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱ص ۱۶، تفسیر قرطبی جلد۱جز۱ص ۳۹۱، مشکوٰۃ ص ۱۷۸، بیہقی فی شعب الایمان جلد۷ص ۳۷۰۔

اَهٰكَذَا كَانَ يَصُوْمُهُ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ نَعَمْ [۳]

"کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس اُس وقت پہنچا جب وہ زمزم شریف کے قریب اپنی چادر لپیٹے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا عاشورا کے روزہ کے بارے میں فرمایئے تو آپ نے فرمایا کہ جب تم محرم کا چاند دیکھو تو کھاؤ اور نویں تاریخ کا روزہ رکھو"۔ اِس کو مسلم اور ابوداؤد نے بھی بیان کیا ہے۔

ایک اور روایت میں حضرت رزین علیہ الرحمہ نے حضرت عطا علیہ الرحمہ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ فرماتے تھے: "کہ نویں اور دسویں کا روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایک دن پہلے اور ایک دن بعد بھی روزہ رکھو۔ [۴]

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: اَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ صِيَامَ عَاشُوْرَآءَ وَالْعَشْرِ وَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّ رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ [۵] "چار اعمال ایسے ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑا۔ یوم عاشورا کا روزہ، عشرہ ذوالحجہ (کے نو روزے) اور ہر ماہ کے تین روزے اور فجر سے پہلے دو رکعتیں (یعنی سُنّتِ فجر)"۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی ایک اور زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ تِسْعَةً مِّنْ ذِى الْحِجَّةِ وَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَ خَمِيْسَيْنِ [۶] "رسول اللہ ﷺ ذی الحجہ کے نو روزے رکھتے تھے (پہلی تاریخ سے نویں تاریخ تک) اور عاشورا کے روز (یعنی دسویں محرم کو) روزہ رکھتے تھے اور ہر مہینہ میں تین روزے رکھتے تھے ایک پیر کو اور دو، دو جمعراتوں کو"۔

حضرت مزیدہ بن جابر رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میری والدہ نے فرمایا: میں کوفہ کی مسجد میں تھی اور امیر المومنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت تھا اور ہمارے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اُنہوں نے فرمایا، میں نے سنا، وہ فرما رہے تھے: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِصَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَصُوْمُوْا [۷] "کہ رسول اللہ ﷺ عاشورا کے روزہ کے بارے میں فرما رہے تھے کہ روزہ رکھو"۔

ایسے ہی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے وہ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے یوم عاشورا کے بارے میں فرما رہے تھے: هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَصُوْمُوْا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِصَوْمِهٖ [۸] "یہ عاشورا کا دن ہے روزہ رکھو، رسول اللہ ﷺ اِس دن کے روزہ کا حکم فرماتے تھے"۔

ایک روایت میں ہے: "رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا روزہ ماہِ رمضان المبارک کے بعد افضل ہے؟ فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے مہینے ماہِ محرم الحرام کے (یوم عاشورا) کا روزہ"۔ فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اب سُنّت یہی ہے کہ نویں اور دسویں کے روزے رکھیں کیونکہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا نویں تاریخ کے روزے کا اِرادہ بھی تھا اور اِرشاد بھی ہے۔

بعض احادیث مبارکہ میں ہے کہ آپ ﷺ نے اِس روزہ کا ایسا تاکیدی حکم فرمایا جیسا حکم فرائض اور واجبات کے لئے دیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَ يَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَ يَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهٗ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهٗ [۹] "رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ یوم عاشورا کے روزہ کا حکم فرماتے تھے اور ہم کو اِس پر رغبت دیتے اور عاشورا کے دن ہماری تحقیقات فرماتے تھے

---

[۳] ترمذی جلد ۱ ص ۱۵۸، مسلم جلد ۱ ص ۳۵۹۔ [۴] مسند احمد جلد ۵ ص ۳۶۸، ۲۲۹۔ [۵] نسائی جلد ۱ ص ۳۲۸، مسند احمد جلد ۵ ص ۲۷۱، ۶ ص ۲۸۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۲۸۵، مشکوٰۃ ص ۱۸۰۔ [۶] نسائی جلد ۱ ص ۳۲۸، مسند احمد جلد ۵ ص ۲۷۱، جلد ۷ ص ۲۸۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۲۸۵۔ [۷] مسند احمد جلد ۴ ص ۴۱۵۔ [۸] المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۲ ص ۵۰، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۹۱، جلد ۴ ص ۶۔ [۹] مسند احمد جلد ۲ ص ۳۴۴، دُرِ منثور جلد ۶ ص ۳۴۴، مشکوٰۃ ص ۱۸۰، مسلم جلد ۱ ص ۳۶۸، ابوداؤد جلد ۱ ص ۳۲۷۔

پھر جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تو نہ ہمیں روزہ رکھنے کا حکم فرمایا اور نہ ہی منع فرمایا اور نہ تحقیقات فرمائیں"۔

اسی طرح حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَدَاةَ عَاشُوْرَآءَ اِلٰى قُرَى الْاَنْصَارِ الَّتِىْ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ مَنْ كَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ وَمَنْ كَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ نَصُوْمُهٗ وَ نُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصِّغَارَ مِنْهُمْ اِنْشَاءَ اللّٰهُ [۱۰] "کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشورا کو صبح صبح مدینہ شریف کے آس پاس کی اُن بستیوں میں جن میں انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رہتے تھے یہ اطلاع بھجوائی کہ جن لوگوں نے ابھی کچھ کھایا پیا نہیں وہ آج کے دن روزہ رکھیں اور جنہوں نے کچھ کھا پی لیا ہے وہ بھی بقیہ دن بھر کچھ نہ کھائیں۔ بلکہ روزہ داروں کی طرح رہیں"۔

یہ حدیث پاک اُس زمانہ کی ہے جب عاشورا کا روزہ فرض تھا اور جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورا کے روزے کی فرضیت ختم ہوگئی اور اس کی حیثیت نفلی روزے کی رہ گئی۔

نفلی روزوں کے بارے میں ایک طویل حدیث کے آخری حصہ میں عاشورا کے روزہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِىْ قَبْلَهٗ [۱۱] "عاشورا کے دن کا روزہ، مجھے اللہ (ﷻ) کے کرم پر اُمید ہے کہ پچھلے سال کا کفارہ بنا دے گا"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَوْمِ عَاشُوْرَآءَ يَوْمَ الْعَاشِرِ [۱۲] "رسول اللہ ﷺ نے عاشورا کے دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا یعنی عاشورا دسویں تاریخ ہے"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ [۱۳] "رمضان المبارک کے بعد افضل روزے اللہ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم) کے مہینہ محرم الحرام کے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے (یعنی نماز تہجد)"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: مَا رَاَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَ هٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِىْ رَمَضَانَ [۱۴] "میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کسی دن کے روزہ کو دوسرے دنوں پر بزرگی دے کر تلاش کرتے ہوں سوائے اِسی دن یعنی عاشورا کے دن اور اسی مہینہ یعنی ماہِ رمضان المبارک کے"۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم ماہِ رمضان المبارک کے بعد روزہ رکھنا چاہتے ہو تو محرم الحرام (کے یوم عاشورا) کا روزہ رکھو۔ کیونکہ یہ اللہ ربّ العزت کا مہینہ ہے جس میں اللہ کریم نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور دوسری کی اللہ غفور الرحیم توبہ قبول فرمائے گا اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے لوگوں کو رغبت دلائی کہ عاشورا کے دن توبۃ النصوح کی تجدید کریں اور قبول توبہ کے خواستگار ہوں۔

پس جس نے اس دن اللہ (ﷻ) سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہی تو اللہ ﷻ اُس کی توبہ ویسے ہی قبول فرمائے گا جیسے اُن سے پہلوں کی توبہ قبول کی ہے اور اُس دن دوسروں کی بھی توبہ قبول فرمائے گا۔ حضرت امام ترمذی علیہ الرحمہ نے اس کی تخریج کی ہے۔ [۱۵]

دسویں محرم الحرام یعنی یوم عاشورا کے بارے میں

---

۱۰ بیہقی فی شعب الایمان جلد۷ ص ۳۶۰، ۳۶۱، بخاری فی الصوم جلد۱ ص ۲۴۲، مسلم جلد۱ ص ۳۵۹، مسند احمد جلد۶ ص ۳۵۹، طبرانی فی الکبیر جلد۲۴ ص ۲۷۵۔ ۱۱ بیہقی فی شعب الایمان جلد۷ ص ۳۶۵، مشکوٰۃ ص ۱۷۹، مسلم جلد۱ ص ۳۶۷، ترمذی جلد۱ ص ۱۵۸۔ ۱۲ ترمذی جلد۱ ص ۱۵۹۔ ۱۳ مشکوٰۃ ص ۱۷۸، ترمذی جلد۱ ص ۱۵۷، شرح السنہ جلد۲ ص ۳۵۸، دارمی جلد۲ ص ۲۲۔۲۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۴ ص ۲۹۱، الترغیب والترہیب جلد۱ ص ۳۲۳، جلد۲ ص ۱۱۴، مسند احمد جلد۲ ص ۳۴۴، ترمذی جلد۱ ص ۹۹، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۴۲۹، مسلم جلد۱ ص ۳۶۸۔ ۱۴ مشکوٰۃ ص ۱۷۸۔ ۱۵ ترمذی جلد۱ ص ۱۵۷۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو دسویں محرم الحرام کو اپنے بچوں کے خرچ میں فراخی کرے گا، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو سارا سال فراخی دے گا۔

حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے اور درست پایا ہے۔ اِس حدیث شریف کو حضرت رزین علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے اور امام بیہقی علیہ الرحمہ نے شعب الایمان میں اِنہی حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابوہریرہ، حضرت ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔ [۱۶]

حضرت امام بیہقی علیہ الرحمہ نے جلد ۷ ص ۳۷۹ پر لکھا ہے یہ حدیث شریف بہت سی سندوں سے مروی ہے جو سب ضعیف ہیں (مگر کلیہ وقاعدہ ہے کہ) چند ضعیف سندیں مل کر حدیث کو قوی کر دیتی ہیں۔ (لہٰذا یہ حدیث حسن لغیرہ ہے: اشعۃ للمعات)

حضرت امام عراقی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس حدیث کی بعض سندیں صحیح بھی ہیں۔ امام مسلم علیہ الرحمہ کی شرط پر ہیں۔ لہٰذا متنِ حدیث صحیح ہے۔ (مرقاۃ)

"صحیفہ اہلحدیث" کراچی میں اس پر کئی مرتبہ مضامین شائع ہوئے ہیں اور اس حدیثِ پاک کو قابل عمل قرار دیا گیا ہے۔ (ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور شمارہ ۶ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ)

مکتب اہلحدیث کے ہفت روزہ "الاعتصام" کے محرم الحرام ۱۴۰۰ھ کے شمارہ میں لکھا ہے: "اس حدیث کو بالکل بے کار کہنا مشکل ہے۔ تعدد طرق اس خلا کو پُر کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے"۔

یوم عاشورا شروع سے ہی اہمیت کا حامل چلا آرہا ہے۔ ظہورِ اسلام سے پہلے ہی یہ عظیم دن تھا۔ حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توبہ ربِّ ذوالجلال نے یوم عاشورا کو قبول فرمائی۔

اسی دن حضرت نوح علیہ السلام اپنی کشتی سے جودی پہاڑی پر اُترے اور روزہ رکھا اور ساتھیوں کو شکرِ الٰہی میں روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ شہدائے کربلا نے جو یزید پلید کی فوج سے ٹکرائے اور جام شہادت نوش فرمایا اور اِسلام کو اپنے خون سے تابندگی عطا فرمائی۔

اُنہوں نے یوم عاشورا کی اہمیت میں اضافہ فرما دیا۔ شاید اسی وجہ سے ہمارے معاشرے کے لوگ سمجھتے ہیں کہ یوم عاشورا کو شہدائے کربلا کی وجہ سے یوم عاشورا کہتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

حضرت شیخ شہاب الدین بن حجر الہیثمی مصری علیہ الرحمہ مفتی مکہ مکرمہ اور اپنے زمانے کے شیخ الفقہاء اپنی کتاب "صواعق محرقہ" میں تحریر فرماتے ہیں: "خبردار! حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پر یوم عاشورا کو جو مصائب درپیش آئے۔ درحقیقت یہ شہادت ہے جس سے علوِ مرتبت، رفعتِ منزلت اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک بڑھتی ہے اور یہ کہ اہل بیت اُطہار رضی اللہ عنہم کے درجوں کو بلند کرنا مقصود تھا۔ لہٰذا جو بھی اس دن کے مصائب وآلام کا تذکرہ کرے اُس کو مناسب ہے کہ حکم الٰہی کے لئے استرجاع یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کے پڑھنے میں مشغول ہو تاکہ اللہ عزوجل نے جو اِس پر ثواب مرتب فرمایا ہے اُس کا سزاوار بنے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے: "یہی تو وہ حضرات ہیں جن پر اُن کے رب کی جانب سے رحمت وکرم ہوتا ہے"۔

اِس دن کسی اور جانب التفات نہ کرے سوائے اِس کے یا اِس کی مثل بڑی بڑی نیکیاں کرے جیسے روزہ۔ خبردار، خبردار! روافض کی بدعات میں مشغول نہ ہونا۔ مثلاً گریہ وزاری، ماتم ونوحہ وغیرہ (تعزیئے اور گھوڑے اور جلوس ماتم) کیونکہ مسلمانوں کے اَخلاق سے بہت بعید ہے، ورنہ اگر ایسا ہوتا تو یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا دن اِس سے زیادہ غم کا سزاوار ہوتا۔ (ایسے ہی حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی چاروں صاحبزادیوں بی بی زینب، بی بی رقیہ، بی بی ام کلثوم اور بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن، امہات المومنین، صحابہ کرام، خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے وصال و شہادتوں پر، مگر وہاں بھی ماتم ونوحہ حرام ہے) اسی طرح متعصب خارجیوں کی بدعات سے بچو جو اہل بیت کی قدح کرتے ہیں۔ اسی طرح جاہلوں کی حرکات سے بچو جو فاسد کو فاسد سے، بدعت کو بدعت سے اور برائی کو برائی سے تقابل سرور کا اظہار کرتے ہیں۔ خوشیاں مناتے ہیں اور زیب وزینت کی نمائش کرتے ہیں۔

[۱۶] السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۳۷۸، ۳۷۵۔

الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ ﷺ

یا اللہ جل جلالہ

یا رسول اللہ ﷺ

اقراء پردہ کلاتھ

ہمارے ہاں

- ☆ ہر قسم کے صوفے اور پردے کا کپڑا دستیاب ہے۔
- ☆ صوفے پوشش کیے جاتے ہیں اور آرڈر پر بھی تیار کیے جاتے ہیں۔
- ☆ ہر قسم کے ڈیزائن والے پردے بھی تیار کیے جاتے ہیں۔
- ☆ ڈائمنڈ کمپنی کے سپرنگ اور فوم کے تمام گدے موجود ہیں۔

B-28 لاہور پلازہ،
موچی پورہ چوک ٹاؤن شپ لاہور۔

پروپرائیٹر
محمد سلیم نواز یوسفی، محمد نعیم نواز

فون نمبرز: 5118495,5113969
0300-4325345,0301-4757176

الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ ﷺ
وعلیٰ آلک و اصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ ﷺ

یا اللہ جل جلالہ

یا رسول اللہ ﷺ

Atta-e-Nagina
Printers

We Deals all kinds of
Printing, Advertising & Packing

Atta-e-Nagina
Shafoon

We Deals: All kinds
of Jarjet & Shafoon Grip

Gaba Building 1st Floor,
Royal Park Lahore. Ph: 042-36302737
Cell: 0300-4156297, 0322-9762751
nagina.printers@yahoo.com

Our Aim is to Provide
Final Results

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یارسول اللہ وعلیٰ الک و اصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

SANI CABLES

Reg # 269320

ثانی کیبلز

پروپرائیٹر

محمد افضال یوسفی

0334-9898173

ہمارے ہاں ہر قسم کی گھریلو وائیرنگ کی تار،

آٹو وائر، بیٹری وائر، سپیکر وائر تیار کی جاتی ہے

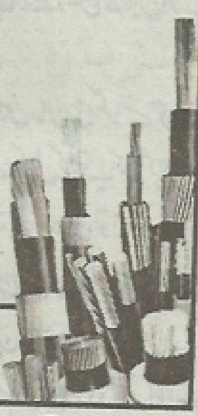

فیکٹری: ابراہیم روڈ، نزد منشی ہسپتال، بندروڈ لاہور۔ فون: 042-37033178

Ghousia Tarpal House Lahore

غوثیہ ترپال اینڈ ٹینٹ ہاؤس

پروپرائیٹرز: محمد طارق 0300-9473773 0322-4409003

محمد رضوان یوسفی 0300-4420631 0322-4420631

ہمارے ہاں واٹر پروف ترپال، کینوس سفید، ٹینٹ بھٹہ کے ترپال گرین نیٹ، فولڈنگ ترپال ہر سائز میں تیار ملتے ہیں۔ نیز چاول، گندم، کپاس کے اسپیشل ترپال آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

دوکان نمبر 27۔ اتفاق مارکیٹ لنڈا بازار لاہور۔ فون: 042-7643039

Importers & Exporters GRT Trading Company

Rizwan Waheed

+92-300-4420631
+92-322-4420631

GRT
Trading Company

Importers & Exporters

We Deals: Imported Plastic Rool Tarpulin, Tents, Canvas and General Order Suppliers

Office Add: 27-Ittifaq Market,
Landa Bazar, Lahore-Pakistan.
Ph: +92-42-7643039 Fax: +92-42-7643957
E-mail:grt_tradingco@yahoo.com

دینِ حنیف کے داعی

شیخ طریقت حضرت قبلہ سرکار نگینہ علیہ الرحمہ

ماخوذ از: یوسف مصر محبت (حصہ اوّل)

پیر طریقت مجمع انوارِ نگینہ حضرت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی صاحب مدظلہ العالی ارشاد فرماتے ہیں پیر طریقت، رہبر شریعت امین علم لدنی قطب جلی بابِ غوث الثقلین حضرت علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ علیہ الرحمہ نے بہت اچھی زندگی گذاری جو دوسروں کے بہترین نمونہ ہے۔ آپ اپنے یا بیگانے جس سے گفتگو فرماتے اَخلاق محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مظاہرہ فرماتے۔ ہر کسی کو گفتگو کرتے وقت مطمئن فرماتے۔ مسلکی یا نظریاتی طور پر اختلاف رکھنے والا آپ کے دلائل سُن کر قائل ہو جاتا اور اگر کوئی سخت مزاج یا ہٹ دھرم ہوتا تو مستند حوالہ جات اور دلائل قاہری کے سامنے خاموش ہو جاتا اور بے بسی کے عالم میں چلا جاتا۔ لیکن دیگر سامعین فیض لے لیتے۔

پیر طریقت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی نے بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی کو فرمایا کہ ہمارے گاؤں میں چند رافضی حضرات نے امام باڑہ بنا رکھا تھا۔ وہ لوگ مجلس کے لئے ملتان سے گلزار نامی ذاکر کو بلاتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ ہمارے گھر کے سامنے سے گزرا تو یا علی یا علی کے نعرے لگانے لگا۔ حضور قبلہ باباجی سرکار نگینہ علیہ الرحمہ فرمایا: آپ لوگ ہمارے دروازے کے سامنے یا علی یا علی کے نعرے لگا رہے ہو کیا ہمیں یا علی کے منکر سمجھتے ہو۔ ہم بھی امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو مانتے ہیں ہم تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت وشان کے قائل ہیں۔

گلزار نامی ذاکر نے امام باڑہ میں تقریر کے دوران لوگوں کو گھوڑے نکالنے کی ترغیب دی۔ آپ نے اُس کی تقریر اور نعروں کا جواب دینے کے لئے اور لوگوں کے مطالبہ پر مناظرہ کرنے کا چیلنج کیا۔

حضور قبلہ باباجی سرکار نگینہ علیہ الرحمہ نے مناظرہ کے تین شرائط پیش فرمائیں۔

۱۔ بات بھی بیان کی جائے وہ قرآنِ مجید اور حدیثِ مبارک سے ہونی چاہیے کسی دوسری کتاب سے نہیں ہونی چاہیے۔

۲۔ ایسی جگہ مناظرہ ہو جو دونوں فریقوں کو منظور ہو۔

۳۔ جو قرآن مجید اور حدیث پاک سے دلیل نہ پیش کر سکے اُسی وقت اس کا ناک کاٹ دیا جائے۔

رافضی ذاکر نے پہلی دو شرطیں مان لی مگر تیسری شرط قبول نہ کی۔ مناظرہ کے لئے گاؤں کے سکول کو منتخب کیا گیا۔ کثیر تعداد میں لوگ جمع ہو گئے۔ جب گفتگو شروع ہوئی تو حضور باباجی سرکار نگینہ علیہ الرحمہ نے فرمایا: میں قرآنِ مجید سے "دینِ حنیف" ثابت کرتا ہوں آپ قرآنِ مجید میں دینِ شیعہ ثابت کریں۔ اگر قرآن مجید سے دینِ شیعہ ثابت کر دو اگر تم ثابت کر دو کہ قرآنِ مجید میں "دینِ شیعہ" ہے تو میں بھی شیعہ ہو جائیں گے۔ نیز آپ نے فرمایا۔ اگر قرآن مجید میں لفظ شیعہ آئے گا تو بمعنی گروہ کے آئے گا بمعنی دین اور مذہب نہیں آئے گا۔ آپ نے درج ذیل حوالہ جات پیش فرمائے۔

۱۔ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْءٍ .... (الانعام:۱۵۹) "بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہو گئے اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) کو اُن سے کچھ تعلق نہیں"۔

۲۔ مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا .... (الروم:۳۲) "اُن میں سے جنہوں نے اپنے دین کا ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ ہو گئے"۔

۳۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَھْلَھَا شِیَعًا .... (القصص:۴) "بے شک فرعون نے زمین پر غلبہ پایا

تھا اور اُس لوگوں کو اپنے گروہ میں شامل کر لیا۔''

۴۔ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ○ (مریم:۶۹) پھر ہم ہر گروہ سے نکالیں گے جو اُن میں رحمٰن پر سب سے زیادہ بے باک ہوگا۔''

۵۔ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَى حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هٰذَا مِن شِيعَتِهِ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ ۖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِن شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ.... (القصص:۱۵) ''اور شہر میں داخل ہوا جس وقت شہر والے دوپہر کے خواب میں بے خبر تھے تو اُس میں دو مرد لڑتے پائے۔ ایک (حضرت سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کے گروہ سے تھا اور دوسرا دشمنوں سے تو وہ جو اُس کے گروہ سے تھا اُس نے (حضرت سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) سے مانگی اُس پر جو اُس کے دشمنوں سے تھا۔''

۶۔ وَإِنَّ مِن شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ○ (الصّٰفّٰت:۸۳) ''اور بے شک اُسی کے گروہ سے (حضرت سیّدنا) ابراہیم (علیہ السلام) ہیں۔''

پھر آپ نے قرآن مجید سے ''دین حنیف'' کی تاکید میں ۱۱ آیات مبارکہ پیش فرمائیں۔

۱۔ قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۚ دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ (الانعام:۱۶۱) ''اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمائیں مجھے میرے رب نے سیدھی راہ دکھائی ٹھیک دین (حضرت سیّدنا) ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت حنیف پر (جو ہر باطل سے جدا) ہے اور مشرک نہ تھے۔''

۲۔ وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ (یونس:۱۰۵) ''اور یہ کہ اپنا منہ دین حنیف کے لئے سیدھا رکھو (ہر باطل سے الگ ہو کر) اور ہر گز شرک والوں میں سے نہ ہونا۔''

۳۔ ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ (النحل:۱۲۳) ''پھر ہم آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وحی بھیجی کہ ملت ابراہیم دین حنیف (ہر باطل سے الگ دین) کی پیروی کرو اور وہ مشرک نہ تھے۔''

۴۔ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○ (الروم:۳۰) ''تو اپنا منہ سیدھا کرو اللہ (عزوجل) کی اطاعت کے لئے (دین حنیف کے لئے) اکیلے اُسی کے ہو کر اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا فرمایا اللہ (عزوجل) کی بنائی ہوئی چیز نہ بدلنا یہی (دین) حنیف (ہی سیدھا دین) ہے مگر بہت لوگ نہیں جانتے''

۵۔ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَذٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ○ (البیّنۃ:۵) ''اور اُن لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ (عزوجل) کی بندگی کریں صرف اُسی پر عقیدہ رکھے ہوئے دین حنیف پر قائم ہو کر (ایک طرف کے ہو کر) اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ (دین حنیف) سیدھا دین ہے''

۶۔ قُلْ صَدَقَ اللَّهُ ۗ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ (آل عمران:۹۵) ''(اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) فرمائیں اللہ (عزوجل) سچا ہے تو (حضرت سیّدنا) ابراہیم (علیہ السلام) کے دین حنیف پر چلو (جو ہر باطل سے جدا تھے۔) اور شرک والوں میں نہ تھے۔''

۷۔ وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ○ (النساء:۱۲۵) ''اور اُس سے بہتر کہیں گا دین جس پر اپنا منہ اللہ (عزوجل) کے لئے جھکا دیا اور وہ نیکی والا ہے۔ اور (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کے دین حنیف پر چلا

(جو ہر باطل سے جدا تھا) اور اللہ (ﷻ) نے (حضرت سیّدنا) ابراہیم (علیہ السلام) کو اپنا گہرا دوست بنایا۔"

۸۔ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (البقرۃ:۱۳۵) "اور کتابی بولے یہودی یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پاؤ گے۔ آپ (ﷺ) فرمائیں بلکہ (حضرت سیّدنا) ابراہیم (علیہ السلام) کا دین حنیف لیتے ہیں (جو ہر باطل سے جدا تھے) اور مشرکوں سے نہ تھے۔"

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کا دین' دین حنیف تھا اور ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا دین بھی دین حنیف ہے۔ ملت حنیف ہے جسے دین اسلام کہتے ہیں حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام بھی حنیف مسلمان تھے۔

۹۔ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (آل عمران:۶۷) "(حضرت سیّدنا) ابراہیم (علیہ السلام) نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ حنیف مسلمان تھے (ہر باطل سے جدا مسلمان تھے) اور مشرکوں سے نہ تھے۔"

۱۰۔ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (الانعام:۷۹) "حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا تھی: "میں نے اپنا منہ اُس کی طرف کیا جس نے آسمان وزمین بنائے حنیف مسلمان ہو کر (ایک اُسی کا ہو کر) اور میں مشرکوں میں نہیں۔"

۱۱۔ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (النحل:۱۲۰) "بے شک (حضرت سیّدنا) ابراہیم (علیہ السلام) ایک امام تھے اللہ (عزوجل) کے فرمانبردار حنیف (ہر باطل سے جدا مسلمان) اور مشرک نہ تھے۔"

حضرت قبلہ باباجی نگینہ سرکار علیہ الرحمہ کے قرآن مجید سے دین حنیف کے مطابق دلائل قاہرہ سن کر گلزار نامی ملتانی ذاکر لاجواب ہو کر مجلس مناظرہ سے نکل گیا آپ نے قرآن مجید سے ۶ آیات پیش فرمائی جن میں ان بات کا واضح بیان ہے کہ شیعہ کوئی مذہب نہیں بلکہ شیعہ بمعنی "گروہ" ہے تو شیعہ ایک گروہ ٹولہ ہے جس کا دین حنیف السلام سے کوئی تعلق نہیں جبکہ دین حنیف جو دین اسلام ہے یہی پختہ اور صحیح دین اسلام ہے۔ یہی مسلمانوں کا مذہب ملت ہے اور یہ دین برحق ہے۔

حضرت قبلہ باباجی سرکار نگینہ علیہ الرحمہ فرماتے تھے۔ "حنیف" کا لفظ قرآن مجید میں بے دین اور مشرک کے لئے کہیں بھی ارشاد نہیں ہوا اُس کے معنی ہیں۔ "ہر باطل سے جدا جہت"۔

پھر آپ نے اُسے قرآن مجید پیش کیا کہ آپ قرآن مجید سے "دین شیعہ" نکال کر دکھاؤ۔ قرآن مجید میں "دین شیعہ" کا تو ذکر ہی نہیں تھا تو ذاکر صاحب قرآن مجید بغل میں دبا کر مجلس سے نکل بھاگے اور کہنے لگے یہ میرے نانا کا قرآن مجید ہے۔ اُس سے بمشکل قرآن مجید لیا ہے اور وہ شخص دیہات سے نکل گیا پھر کبھی گاؤں میں نہ آیا۔

اُس شیعہ ذاکر کے کہنے پر وپ چند افراد جو شیعہ گروہ سے تعلق رکھتے تھے اُنہوں نے گھوٹ نکالنا شروع کر دیا تھا۔ شانِ الٰہی رافضی ذاکر کے بھاگنے پر میدان خالی ہو گیا۔ یہاں تک کہ آہستہ آہستہ ہمارا گاؤں اُن لوگوں سے پاک ہو گیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان وہ جگہ جہاں رافضی لوگ امام باڑہ قائم کئے ہوئے تھے وہ بے آباد ہو گیا۔ ایک دن گاؤں کے لوگوں نے حضور قبلہ باباجی سرکار نگینہ علیہ الرحمہ سے پوچھا ہم وہاں مسجد بنالیں آپ نے اجازت عطا فرمادی۔ اب وہاں مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ اُس کا نام جامع مسجد شیر ربانی ہے۔ اب وہاں پانچ وقت نماز جماعت ادا ہوتی ہے اور جمعۃ المبارک بھی ادا کیا جاتا ہے۔

فیض نگینہ بوسیلہ مدینہ شریف جاری رہے گا

فتاویٰ از فتاویٰ رضویہ شریف

ترتیب: علامہ مولانا حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

سوال: تلاوت کلام مجید مُصلی یا غیر مُصلی پر باترتیب پڑھنا فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب اور اگر امام نماز میں بے ترتیب ہوا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز ہو یا تلاوت بطریق معہود ہو دونوں میں لحاظِ ترتیب واجب ہے اگر برعکس کرے گا گنہگار ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص خوف نہیں کرتا کہ اللہ عزوجل اُس کا دِل اُلٹ دے۔ اگر خارجِ نماز ہے کہ ایک سورت پڑھ لی پھر خیال آیا کہ دوسری سورت پڑھوں وہ پڑھ لی اور یہ سورت اُس سے اُوپر کی تھی تو اُس میں حرج نہیں ہے۔

مثلاً حدیث شریف میں شب کے وقت چار سورتیں پڑھنے کا ارشادِ مبارک ہوا ہے۔ یٰسین شریف کہ جو اُسے رات کے وقت پڑھے گا صبح کو بخشا ہوا اُٹھے گا۔ سورۃ الدخان شریف کہ جو اِسے رات میں پڑھے گا صبح اِس حالت میں اُٹھے گا کہ ستر ہزار فرشتے اُس کے لئے استغفار کرتے ہوں گے۔ سورۃ واقعہ شریف کہ جو اِسے ہر رات پڑھے گا محتاجی اُس کے پاس نہیں آئے گی۔ سورۃ الملک شریف کہ جو اِسے ہر رات کو پڑھے گا عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

ان سورتوں کی ترتیب یہ ہی ہے مگر اس غرض کے لئے پڑھنے والا چار سورتیں متفرق پڑھنا چاہتا ہے کہ ہر ایک مستقل جدا عمل ہے اُسے اِختیار ہے جس کو چاہیے پہلے پڑھے جسے چاہیے پیچھے پڑھے۔ اِمام نے سورتیں بے ترتیبی سے سہواً پڑھیں تو کچھ حرج نہیں قصداً پڑھیں تو گنہگار ہوا نماز میں کچھ خلل نہیں۔ [1]

سوال: نماز فجر وعشاء میں سورۃ طوال پڑھنا مسنون ہے یا نہیں اور اگر ایسے وقت کہ ابتدائی وقت ہو اور طوالی با آسانی پڑھی جائے گی اور الم تر وغیرہ پڑھاوے اور مقتدی جماعت سے محروم رہیں تو جماعت خلافِ سُنّت اور مخالفت سے جماعت مکروہ ہوگی یا نہیں؟

جواب: قرآن عظیم سورۃ الحجرات سے آخر تک مفصل کہلاتا ہے اس کے تین حصے ہیں حجرات سے بروج تک طوال مفصل بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل۔ لم یکن سے ناس تک قصار مفصل سنت یہ ہے کہ فجر وظہر میں ہر رکعت میں ایک پوری طوال مفصل پڑھی جائے۔ عصر اور عشاء میں ہر ایک رکعت میں کامل سورت اوساط مفصل پڑھی جائے اور مغرب کی ہر رکعت میں ایک سورت کاملہ قصار مفصل سے۔ اگر وقت تنگ ہو یا جماعت میں کوئی مریض ہو یا بوڑھا یا کسی شدید ضرورت والا شریک جس پر اِتنی دیر میں ایذاء و تکلیف وحرج ہوگا تو اُس کا لحاظ کرنا لازم ہے۔ جس قدر میں وقت مکروہ نہ ہونے پائے اور اُس مقتدی کو تکلیف نہ ہو اُسی قدر پڑھیں اگرچہ صبح میں اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ و قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ہوں ہی سُنّت ہے اور جب یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو اِس طریقہ مذکورہ کو ترک کرنا اور صبح وعشاء میں قصار مفصل پڑھنا ضرور خلاف سنت اور مکروہ ہے مگر نماز ہو جائے گی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۳۳۱)

سوال: اِمام نے پہلی رکعت میں قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی دوسری میں قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ پڑھی آخر میں سجدہ سہو کیا تو اِس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بھول کر ایسا کیا نماز میں حرج نہیں اور سجدہ سہو نہ چاہیے تھا اور اگر قصداً ایسا کیا تو گنہگار ہوگا نماز ہوگی سجدہ سہو اب بھی نہ چاہیے تھا توبہ کرے پہلی رکعت میں اگر سورۃ الناس پڑھی تھی تو اُسے لازم تھا کہ دوسری رکعت میں بھی سورت الناس پڑھے کیونکہ فرض کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ پڑھنا صرف خلاف اولیٰ ہے جبکہ ترتیب الٹا کر کے پڑھنا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۳۴۷)

سوال: ہر نماز میں کتنی مرتبہ اور کس کس مقام پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنا چاہیے؟

جواب: سورۃ الفاتحہ کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم سُنّت ہے اور اِس کے بعد اگر کوئی سورۃ اول سے پڑھے تو اُس پر بسم اللہ کہنا مستحب ہے اور کچھ آیتیں کہیں اور سے پڑھے تو اُس پر کہنا

[1] فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۲۳۹۔

مستحب نہیں اور قیام کے سوا رکوع وسجود قعود کسی جگہ بسم اللہ پڑھنا جائز نہیں کہ وہ آیت قرآنی ہے اور نماز میں قیام کے سوا اور جگہ کوئی آیت پڑھنی ممنوع ہے۔ (فتاویٰ جلد ۶ ص ۳۵۰)

سوال: درمیان میں ایک سورۃ ترک کرنے سے نماز میں کچھ حرج ہے یا نہیں؟

جواب: چھوٹی سورت بیچ میں چھوڑنا مکروہ ہے جیسے اِذَا جَآءَ کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اور بڑی سورت ہو تو حرج نہیں جیسے وَالتِّیْنِ کے بعد اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ ۔ (فتاویٰ جلد ۶ ص ۳۷۱)

سوال: سودخور کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے اور اُسے امام مقرر کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: سودخور فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز ناقص ومکروہ ہے اگر پڑھ لی تو پھیری جائے اگرچہ مدت گزری ہو لہٰذا اُسے ہرگز امام نہ کیا جائے۔ بشرط قدرت معزول کر کے امام متقی صحیح العقیدہ صحیح القراۃ مقرر کریں اگر قدرت نہ پائیں تو جمعہ کے لئے دوسری مسجد میں جائیں یوں ہی پنجگانہ میں خواہ اپنی دوسری جماعت یہیں کرلیں۔

سوال: ایک شخص کی جوان بی بی بے پردہ باہر نکلتی ہے بلکہ بازار میں بیٹھ کر سودا بیچا کرتی ہے اُس شخص کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر باہر نکلنے میں اس کے کپڑے خلاف شرع ہوں مثلاً باریک کہ بدن چمکے یا اوچھے کہ ستر عورت نہ کریں جیسے اونچی کُرتی پیٹ کھلا ہوا یا بے طوری سے اوڑھے پہنے جیسے دوپٹہ سر سے ڈھلکا یا کچھ حصہ بالوں کا کھلا یا زرق برق پوشاک جس پر نگاہ پڑے اور احتمال فتنہ ہو یا اُس کی چال ڈھال میں آثار بدوصفی پائے جائیں اور شوہر ان باتوں میں مطلع ہو کر باوصف قدرت بندوبست نہیں کرتا تو وہ دیوث ہے اُس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ دیوث ہر وہ شخص جس کو اپنی بیوی پر یا محرم پر غیرت نہیں آتی ہو (اُس کے پاس مرد کے آنے سے) جیسا کہ درمختار میں کہ ایسا شخص فاسق ہے اور اس پر تعزیر واجب ہے۔ درمختار میں ہے کہ اگر کوئی اپنی ذات کے بارے میں دیوث ہونے کا اقرار کرتا ہے یا اس فعل قبیح میں معروف ہو تو اُسے قتل نہیں کیا جائے گا جب تک وہ دیوثیت کو حلال نہ جانے لیکن تعزیر میں مبالغہ کیا جائے گا۔ (فتاویٰ جلد ۶ ص ۴۵۱)

(صفحہ نمبر ۲۹ کا بقیہ)

(صفحہ نمبر ۲۹ کا بقیہ)

میں نے ایک حکایت میں دیکھا ہے' ایک دن کوئی شخص آپ رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا' اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کے بیٹے میں ایک درویش آدمی ہوں' عیال دار ہوں' مجھے آج اپنی طرف سے کھانے پینے کے لئے کچھ عنایت فرمایئے۔ یہ سن کر حضرت اِمام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا' بیٹھ جاؤ ابھی ہمارا روزینہ آرہا ہے۔ کچھ دیر کے بعد لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہزار ہزار دینار کی پانچ تھیلیاں لائے۔ اُن لوگوں نے کہا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آپ سے معافی چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اِس رقم کو حاجت مندوں کے مصرف میں صرف فرمائیں۔ حضرت سیدنا اِمام حسین رضی اللہ عنہ نے وہ پانچوں تھیلیاں اُس درویش کو دے دیں اور اُس سے معافی مانگی کہ تجھے یہاں کافی دیر تک بیٹھنا پڑا اور یہ بہت ہی بے قدر عطیہ ہے' ہمیں معذور سمجھو۔

عمدہ اور پُر حکمت اِرشاد:

کشف المحجوب میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

''طریقت میں آپ کے بہت سے لطیف اور بے شمار رموز ہیں اور بہت سے عمدہ اور پُر حکمت اِرشادات ہیں۔ آپ ہی کا ایک اِرشاد ہے۔ اَشْفَقُ الْاِخْوَانِ عَلَیْکَ دِیْنُکَ (یعنی تجھ پر سب سے زیادہ شفقت کرنے والا تیرا بھائی تیرا دین ہے)۔ اِس لئے کہ اِنسان کی نجات اُخروی دین کی متابعت میں ہے اور اِس کی ہلاکت دین کی مخالفت میں۔ پس عقل مند وہ ہے کہ اپنے مہربانوں اور مشفق بھائیوں کا فرمانبردار رہے اور اُن کی شفقت کو اپنے لئے مخصوص کرے اور اُن کی خلاف ورزی نہ کرے اور بھائی وہ ہے جو نصیحت کرے اور شفقت کا دروازہ اُن پر بند نہ کرے۔

اے امام سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ تیری عظمت کو لاکھوں سلام

Education Through Hadith Shahrif

Written By:Munir Ahamd Yousufi
Translated By: Muhammad Ahmad Yousufi

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم
بسم الله الرحمن الرحيم

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَقَطَ النَّبِىُّ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهُ قُعُوْدًا فَلَمَّا اقْضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ 1

It is narrated by Hazrat Anas-bin-Malik(Radhi- Allaho- taala-unho).He says that once Hazrat Muhammad (Salal Allaho- alayhi-wasallam) fell from a horse and He was injured on the right side. We went to ask about his health and presented ourselves in his Holy attendance. At that moment it was time to say Slat (Muslim prayer). The Holy Prophet (salal Allaho-alayha-wasallam) who is merciful and kind sat and led us in our Slat (prayer). When he (salal Allaho-alayha-wasallam) had completed the Slat (prayer) then he (salal Allaho-alayha-wasallam) said, "Imam (spiritual guide) is made or has been made for the purpose that you should follow him, when the imam says takbeer (Allah is great) then you should also say takbeer (Allah is great), when he performs sujdah (prostration) then you should also perform sujdah (prostration) and when he lifts his head then you should also lift your heads, when the imam says (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ) Allah hears that person who praises Him, then you should respond with these words (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ) Oh! Our Allah all praise is for You only. and when the imam leads Slat (prayer) while sitting then you should also follow him and offer your prayer while sitting."

When the Holy Prophet (salal Allaho-alayha-wasallam) who is merciful and kind fell from his horse and was injured, so during that period he (salal Allaho-alayha-wasallam) sat and led the Slat (Muslim prayer).There are many lessons and wisdoms to be learnt from this incidence of Hazrat Muhammad (salal Allaho-alayha-wasallam) falling from the horse

For example

1. As the Holy Prophet (Salal Allaho-alayhi-wasallam) got wounds the (followers) disciple (-Allaho-taala-unho) got a chance to enquire about the health of his holiness (salal Allaho-alayha-wasallam)
2. We came to know that if a spiritual leader, teacher or some elder person falls ill then we should go and enquire about his health is the sunnat (practice) of the disciples (Radhi-Allaho-taala-unho).

1 Muslim Hadith No. 77/411, Bukhari Hadith No.689 , 410,Sharah alsunna Vol 2 Page. 410 Hadith no 851

may be." Meaning that you should not perform his left over Namaz (prayer) first but you should join with the imam. After saying salam you should complete your remaining Slat (prayer).

It is narrated by Hazrat Abu Huraira (Radhi- Allaho- taala-unho),he says that the Holy Prophet (Salal Allaho- alayhi- wasallam) merciful and kind said,

إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهُ شَيْئًا وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ 4

"When you come to say Slat (Muslim prayer) and see that I am in sujdah (prostration) then you should also go into prostration One but do not count it (meaning that by prostration you will not get the benefit of Rakat) and who so ever joined in the Ruku (to bow) he received the complete Rakat." Slat (Muslim prayer) is the most important and precedes all other deeds of faith and Namaz (prayer) has the same Importance and rance as the heart and head have a human body. To lead (imamat) in Slat (prayer) is a great religious rank and a very big responsibility, in a way it is also following of the Holy Prophet (Salal Allaho- alayhi-wasallam) merciful and kind. Thus it is of great importance to lead and become a leader while leading a congregation. In the same way imam and the congregation are also very important. Also following the imam for a person who is offering his Namaz (Muslim prayer).is also of great importance and appropriate.

3. An imam falling down from a ride should feel the satisfaction that even in this state he can achieve honour and respect.

4. If a person falls from a ride, then one should not make fun of him because the Holy Prophet (Salal Allaho-alayhi-wasallam) merciful and kind also fell down from a conveyance.

5. If any person falls during a ride then he should not feel ashamed, as people who have respect and are faithful to their elders and loved ones take care of them and are grateful that they got a chance to serve them and take as a blessing that they had the opportunity to serve.

It is clear from the under discussion Hadith that the followers should never show negligence in following of imam. It is narrated by Hazrat Abu Huraira (Radhi-Allaho- taala-unho), he says that the Holy Prophet (Salal Allaho- alayhi-wasallam) merciful and kind said, (لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا) meaning that when the imam says takbeer (Allah is great) then you should also say the takbeer and when he says (وَلَا الضَّآلِّيْنَ 2) you should say Aameen (but silently). The leader of the balievers Hazrat Ali (Blessings of Allah be on him) and Hazrat Muaaz bin Jabal (Radhi- Allaho-taala-unho) have narrated, they say

إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْإِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ 3

"When anyone of you come to read Slat (Muslim prayer) then you should do as the imam is doing in whatever position he

2 Mishkat Hadith No1138,Muslim Hadith No 87/415, Ibn Majah Hadith No 90, Musnad-e Ahmad Vol 2,p. 440 as "Narrated Ibn Khuzaymah Hadith No 1576, Mirqat Vol 3 page no194 3 Tirmazi Hadith No. 591, Mishkat Hadith No 1192,Talhis-ul alhbyr Vol 2 page 42 kunzulummal Hadith No 20661.

It is narrated by Hazrat Abu Huraira (Radhi- Allaho- taala-unho) he says that the Holy Prophet (Salal Allaho- alayhi-wasallam) said,

اَمَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ اَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ 5

"That who so ever lifts his head before the imam has done so, it shows that he is not afraid that Allah Tabarak-wa-Taalah will make his head like a donkey." This divine message is self explanatory and does not require any further explanation. Meaning that it is a great offence to be in front of the imam that his face might become distorted and if this does not happen then it is because of the affection of Allah the most powerful and the mercy and kindness of the Holy Prophet (Salal Allaho-alayhi-wasallam).

Hazrat Mullah Ali Qari Alahi rehmah in Markat-ul-Mafateeh in his explanation in Miskat-ul-Msbeeh's volume no 3 page number 199 had written a very strange incidence. He says that, he had gone to a very famous spiritual scholar (muhaddis) who lived in Damascus to learn Hadith Sharif. That spiritual scholar used to sit behind a curtain and teach the Hadith Sharif to him. One day on his persistence when the curtain was lifted, he saw that his face was like that of a donkey and said that against his wisdom he for the examination of this Hadith Sharif he went forward than the imam and thus got captured in this calamity.

Hazrat Abu Huraira (Radhi- Allaho-taala-unho) has narrated That,

اَلَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَخْفِضُهُ قَبْلَ الْإِمَامِ فَإِنَّمَا نَاصِيَتُهُ بِيَدِ الشَّيْطٰنِ 6

"That who so ever lifts his head before the imam has lifted his head, and prostrates before the imam has done so, then his forehead is in the hands of the devil."

It is a tradition by Hazrat Anas (Radhi- Allaho- taala-unho) narrates that, " One day the Holy Prophet (Salal Allaho-alayhi-wasallam) merciful and kind led us in Slat (Muslim prayer), when Slat(Muslim prayer) was completed he (Salal Allaho-alayhi-wasallam) turned his (salal Allaho-alayha-wasallam)Holy Face towards us and said ,

اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِي بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّي اَرَاكُمْ اَمَامِي وَخَلْفِي 7

" Oh People I am your imam therefore do not do Ruku (to bow), Sajuud (prostrations), Kiam (Standing in Namaz (prayer)) and completion of Slat (prayer) before me, because I see you from my front as well as from behind."

There are two reasons of going in front of the imam, one that you go into Ruku (to bow) before the imam and stand up or complete the Ruku (to bow) before

4 Abu Dawood Hadith No. 853. 5 mishkat Hadith No1141,Bukhari Hadith No.691. Muslim Hadith No 114/427, Abu Dawood Hadith No 623.Tirmazi Hadith No.582, Nisayi Hadith No. 828, Ibn Majah Hadith No 961, Musnad-e Ahmad Vol 2, page no 504. 6 Mishkat Hadith No 1149, mirqat vol 3 page no 207. 7 Muslim Hadith No 112/426, Mishkat Hadith No 1137, Musnad-e Ahmad vol 3 page no 126. Mirqat vol 3 page no 193.

the imam has performed his Ruku (to bow). In this case the Ruku (to bow) has not been performed with the imam because you have not shared it with the imam. Second is that the follower has gone into Ruku (to bow) before but came out of Ruku (to bow) with the imam, in this case it will be shared with the imam. In any aspect it is must that the follower should follow the imam. We should not make haste before the imam; we should always stay behind the imam in sayings and deeds and never ever try to go ahead of the imam.

It is my humble prayer to Allah Zuljalal wal ikram Who is the creater of the universe that He may teach us the elements of politeness and grant us the light and knowledge of His devotion and that He may teach us to perform our Namaz (Muslim prayer) with humility and imploration. Aameen.

جامعہ یوسفیہ برائے طلباء وطالبات

غریب اور یتیم طلباء وطالبات کے لئے ترجمۃ القرآن، تفسیر قرآن، الشہادۃ الثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ،
الشہادۃ العالمیہ کی کلاسز میں فری داخلہ اور ہوسٹل میں رہائش کی سہولت موجود ہے۔
رابطہ کے لئے: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب، متصل جامع مسجد نگینہ A-977، بلاک بی III، گجر پورہ
(چائنہ) سکیم لاہور۔ 0300-4274936,042-36880027-28,36187575

NEW WAY ACADEMY

Chief Executive
M. Nadeem
B.Sc, M.A (Eco)
0301-4309773

Coordinators
Rizwan Azhar
B.Sc
0321-4236968

Coordinators
Naveed Ikram
B.Sc, M.Sc (Physics)
0300-8194301

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

OFFERING
Pre-Classes, 9th, 10th
O-Levels, F.A, F.Sc, B.A,
B.Sc, B.Com, M.A (Eco)
M.A (English)
Special Computer Courses

10-Sher Shah Road,
Near Tokey Wala Chowk,
Shad Bagh, Lahore.

تبصرۂ کتب

(ادارہ)

(۱) فردوسِ نسواں:

از: مفتی بدر عالم مصباحی

زیر نظر کتاب میں عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے طہارت، حیض و نفاس، غسل، وضو، تیمم، نماز، شرائطِ نماز، اوقاتِ نماز، عورتوں کے لئے نماز کے ادا کرنے کا مسنون طریقہ، اقسام نماز فرائض وواجبات نماز، مسافر و مقیم کی نماز کا فرق، روزے کا بیان اور مسائل، زکوٰۃ کا بیان، حج کا بیان اور حج کے متعلق جامع انداز میں تفصیل بیان کی گئی ہے۔ ہدیہ: ۳۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

(۲) شفاء الوالہ:

ازقلم: امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز

زیر نظر کتاب میں جاندار کی تصاویر بنانے کی برائی اور تصویر بنانے والے کے لئے انجام ۲۷ احادیث مبارکہ سے عذابِ شدید بیان کیا گیا ہے۔ نیز قدم شریف اور مقاماتِ مقدسہ کی تصاویر بنانے کو جائز بیان کیا گیا ہے۔ ہدیہ: ۲۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ۔ محولہ بالا دونوں کتابوں کے ملنے کا پتا: ادارہ معارف نعمانیہ مرکزی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ ۳۲۳ شاد باغ لاہور۔ پاکستان

(۳) اُوجھڑی کی کراہت:

ازقلم: مفتی محمد فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ

زیر نظر کتاب ۴۰ صفحات پر مشتمل ہے اس میں بڑی تحقیق اور محنت کے ساتھ دلائل قاہرہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ اُوجھڑی مکروہ تحریمی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو اس کے کھانے سے بچنا چاہئے۔ اسی کتاب میں فتاویٰ رضویہ شریف سے بکرے چھترے کی ۲۲ چیزیں گنوائی گئی ہیں جسے کھانا منع ہے۔ تفصیل جاننے کے لئے درج ذیل پتا سے کتاب حاصل کیجئے۔ ہدیہ: ۲۵ روپے

ملنے کا پتا: مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور۔

(۴) سود کی حرمت اور بیمہ:

ازقلم: علامہ محمد طارق قادری نعیمی

زیر نظر کتاب میں قرآنِ مجید کی آیاتِ مبارکہ اور ۳۰ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں سود کے حرام ہونے کا بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بیمہ یا انشورنس کے بارے میں شرعی حکم بیان کیا گیا ہے کہ یہ ناجائز ہے۔ آخر میں بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص بیمہ کمپنی والوں کے ہتھے چڑھ کر بیمہ کروا لیتا ہے تو جب بیمہ کی تمام اقساط پوری ہو جائیں تو بیمہ کروانے والے کو اپنی اصل رقم ہی لینی چاہئے، زائد رقم سود کے زمرے میں آتی ہے۔ حرام کام سے بچنا چاہئے۔ ہدیہ: دُعائے خیر

ملنے کا پتا: رشیدہ شفیع ویلفیئر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) احمد شہید کالونی مکان نمبر ۵ ویٹ مین روڈ مغل پورہ لاہور۔ فون 36148624

ہفتہ وار تعلیمی و تربیتی اجتماع

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی عنایت سے ہر ہفتہ کو بعد از نمازِ عشاء جامع مسجد نگینہ A-977 'بلاک B-III' گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور میں دینی بھائیوں کو دعوت و تبلیغ کا طریقہ کار سکھانے کیلئے تربیتی و تعلیمی اجتماع ہوتا ہے آپ تمام محبانِ اسلام اور عشاقانِ مصطفیٰ ﷺ کو شرکت کی دعوت ہے۔ دُعا انشاء اللہ تعالیٰ رات 10 بجے ہوگی۔

خصوصی بیان: **منیر احمد یوسفی** (ایم اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سید ھا راستہ" لاہور

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

042-36880028,0300-4274936,

آپ کی خدمت ۔۔۔ ہمارا نصب العین

بلب 6 وولٹ اعلیٰ کوالٹی کا دستیاب ہے

میاں برادرز

کے درآمد شدہ خالص دانہ سے اپنے تیار کردہ اعلیٰ کوالٹی کے مرچ خول

لائٹ مرچ اینڈ ڈیکوریشن لڑی معیار میں سب سے اوّل

خریدتے وقت میاں لائٹ ہاؤس کا نام یاد رکھیں!

میاں لائٹ ہاؤس

دیدہ زیب رنگوں میں۔ خوبصورت اور مضبوط کوالٹی کی پہچان میاں برادرز کا نام

نقالوں سے ہوشیار رہیں!

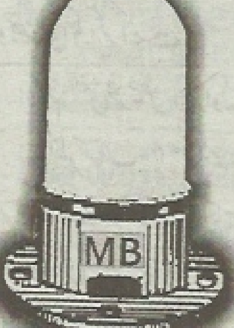

مینوفیکچررز

میاں محمد یوسف

دکان نمبر 3.B حافظ الیکٹرک مارکیٹ،

شمع بلڈنگ شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 37636243

پیر طریقت، رہبر شریعت، امین علم لدنی، قطب جلی، عالم یلمعی، نائب غوث الثقلین
فاضل لوذعی، نیر اوج شرافت، پیکر صبر و رضا، یوسف مصر محبت
حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی

محمد یوسف علی نگینہ

صاحب قدس سرہ العزیز کا

مورخہ 26 دسمبر 2011ء بروز پیر

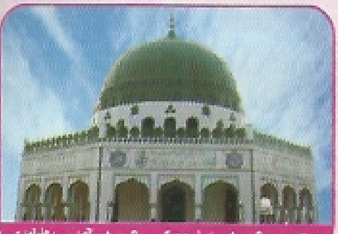

ولی ھندے نے جتھے اوہ سدا ور یار وسدے نیں
اوہ تھاواں وسدیاں نے جتھے خدا دے یار وسدے نیں

بائیسواں سالانہ عرس مبارک

زیرِ صدارت:
پیر طریقت صاحبزادہ
بشیر احمد یوسفی مدظلہ العالی
(سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف)

زیرِ قیادت:
پیر طریقت صاحبزادہ
منیر احمد یوسفی مدظلہ العالی
(سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف)

زیرِ سیادت
پیر طریقت صاحبزادہ
خلیل احمد یوسفی مدظلہ العالی
(سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف)

عرس کی تقریبات کا آغاز صبح 9 بجے
اور اختتام قبل از نمازِ عصر
دُعا بعد از درود و سلام 3:30 بجے

تلاوت قرآن مجید
صاحبزادہ قاری اطہر منیر یوسفی

خصوصی خطاب
پیر طریقت، رہبر شریعت شہنشاہ خطابت فخر المشائخ
حضرت علامہ مولانا
سید کبیر علی شاہ صاحب مدظلہ العالی
حضرت علامہ مولانا
محمد منشاء خطیب پاکستان آف گوجرانوالہ
حضرت علامہ مولانا
منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
چیف ایڈیٹر ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

سٹیج سیکرٹری
محمد سلیمان شفیق یوسفی
محمد شاہد فاروق فاروقی
پیلے گوجراں شریف

نعت خوانانِ شیریں لسان
صاحبزادہ مظہر منیر یوسفی
پیر طریقت خوشی محمد (آف گوجرانوالہ)
الحاج محمد دین چونگی امر سدھو لاہور
ماسٹر محمد رمضان فیصل آباد
محمد اشرف لاہور
پیر طریقت محمد عبداللطیف یوسفی
جناب خالد محمود یوسفی
محمد حسین یوسفی (بیٹری والے)
جناب محمد ظفر اقبال ہاتفؔ
صوفی عبدالکریم
محمد شفیق ناطق یوسفی
محمد نعیم یوسفی
محمد عمران یوسفی
حضرت مولانا فاروق احمد وٹو
خطیب اعظم چک نمبر 424

منتظمین اور نگران حضرات
صاحبزادہ اظہر منیر یوسفی
صاحبزادہ قاری مظہر منیر یوسفی
صاحبزادہ محمد انور یوسفی
صاحبزادہ محمد انصر یوسفی
صاحبزادہ محمد شعبان یوسفی
صاحبزادہ محمد مبشر یوسفی
صاحبزادہ محمد نعمان یوسفی
صاحبزادہ محمد سلمان یوسفی
صاحبزادہ محمد احمد آف قطر و وال چک نمبر 170

خصوصی آمد
حضرت بابا نور احمد
محمد جہانگیر چک 34 شریف
بابا عبداللہ پیلے گوجراں شریف

منتظمین لنگر شریف
برادران طریقت

نگینہ کتب خانہ A-977 بلاک بی III گجر پورہ سکیم لاہور موبائل: 0300-4274936
کی طرف سے دینی کتابوں کا سٹال بھی لگایا جائے گا۔

عطیہ اشتہار منجانب: معظم نیر قریشی ولد ڈاکٹر احمد قریشی یوسفی (نگینہ ہیئر آئل بنانے والے)
مکان نمبر 1، گلی نمبر 14، نزد لال مسجد عزیز روڈ، چوک ناخدا لاہور۔ فون: 0321-8873391,0322-4744353

ABC CERTIFIED

رجسٹرڈ سی پی ایل ۲۳۲

عطائے نگینہ پرنٹرز: 0300-4156297